غیر مقلدوں کے فریب

از قلم مفتی جلال الدین امجدی صاحب

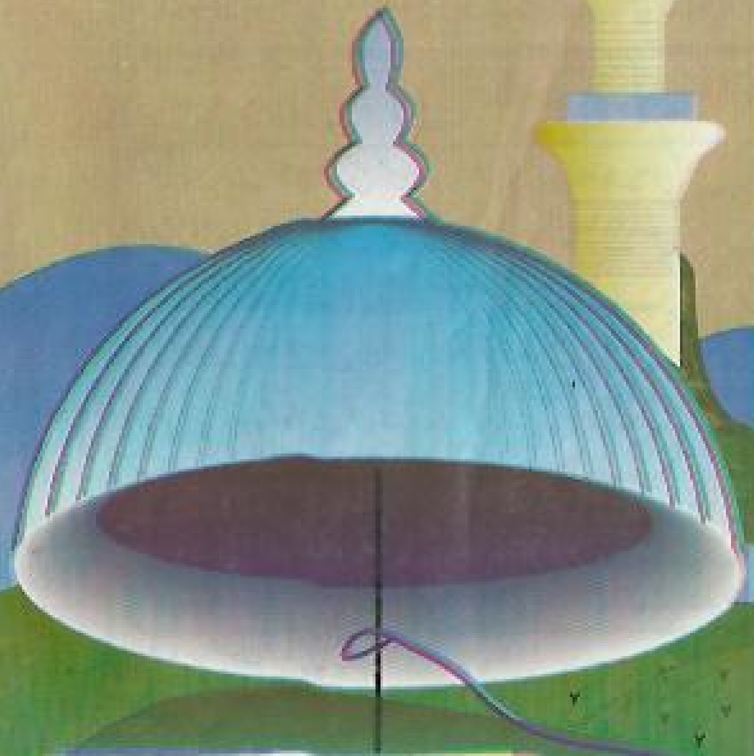

ناشر
تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

اپنے گھروں کو گمراہی سے بچایئے

محترم قارئین کرام!

اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں عورتیں مختلف موقعوں پر مختلف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسالے پڑھتی ہیں مثلاً ایک بی بی کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، سیدہ کی کہانی، ایک معجزہ، دو چار یا دس معجزے، امام جعفر صادق کی کہانی، کونڈے کی کہانی اور نورنامہ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح نہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے میں گمراہی پھیلا رہی ہیں۔ ان کی اشاعت یا تو چند تجارتی ادارے محض چند ٹکے کمانے کی خاطر کر رہے ہیں یا بد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گمراہی پھیلانے کی مذموم سعی کی جارہی ہے۔ لہذا ہمیں ان غلط، بے حقیقت اور گمراہ کتابوں سے اپنے گھروں کو بچانا چاہیے اور ان کی روک تھام کے لئے ان تمام کتابوں اور غلط لٹریچر کو سمندر برد کر دینا چاہیے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام ہماری اس نیک سعی میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

قرآن و حدیث — **بمقابلہ** — **غیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث**

امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے

آیہ مبارکہ: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (پ ۹، آیہ ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ کنزالایمان

احادیث مبارکہ

۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو بے شک امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۱، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو"۔
(مسلم شریف ص ۱۷۴، ج ۱، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی)

مندرجہ بالا آیت قرآنی، احادیث مبارکہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث کا ...ف اللہ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے جبکہ الحمدللہ ہم اہلسنت وجماعت کا مذہب ... قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

کھارادر کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کتاب کا نام	:	غیر مقلدوں کے فریب
مصنف	:	مفتی جلال الدین امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
باہتمام	:	محمد عبد الحبیب قادری برکاتی
صفحات	:	80
سن اشاعت	:	صفر المظفر ۱۴۲۴ھ، اپریل 2003ء
تعداد	:	دو ہزار (۲۰۰۰)
سلسلہ مفت اشاعت	:	پینتالیس (45)
ناشر	:	تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان، میٹھادر کراچی۔

عرض ناشر

"غیر مقلدوں کے فریب" آپکے ہاتھوں میں ہے یہ "مفتی جلال الدین امجدی صاحب" کی تصنیف ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے دو لاکھ سے زائد کتب اور رسالے (المصطفیٰ) اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لیے آپ ہمارے ساتھ بھرپور مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ۔

عبد العزیز قادری

جنرل سیکریٹری

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

میٹھادر کراچی۔

انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت
ے ہیں اور ائمہ اربعہ حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، حضور سیدنا
شافعی، حضور سیدنا امام مالک یا حضور سیدنا امام احمد بن
ل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کی
ید کرتے ہیں اور غیر مقلدوں سے دور رہتے ہیں۔

اور

شعیب الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ
رحمۃ والرضوان (متوفی ۱۳۸۷ھ) کے نام جنہوں نے اپنے
و ہدایت اور عظیم دینی ادارہ دار العلوم فیض الرسول
یام سے شمالی مشرقی یوپی میں غیر مقلدیت کے بڑھتے
ئے سیلاب کو روک دیا۔

جلال الدین احمد امجدی

فہرست مضامین

نگاہِ اولیں

غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا یا مذہب پھیلانے کے لئے عرب ملکوں سے پیسے لاکر آئے دن ئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں۔ انھیں فتنوں میں سے ن کی کتاب حقیقۃ الفقہ بھی ہے جو غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری ی تصنیف ہے اور دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد کی تصحیح واضافے ے بعد بمبئی سے شائع ہوئی ہے اور شروع سے آخر تک مکروفریب ے بھری ہوئی ہے۔

چند سال قبل اس کتاب کے فریب کو ظاہر کرنے کے لئے مجھ سے گیا لیکن میں اپنی مصروفیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کرسکا۔ مگر ی جلد ہی جب غیر مقلدوں نے تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے نیا فتنہ اٹھایا تو ہم ان کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اس کتاب میں دیئے، ان کی مکاریوں کے پردے چاک کردیئے، ان کے پوشیدہ ظاہر کئے اور آخر میں کتاب مذکور حقیقۃ الفقہ کے چالیس فریب بھی دیئے تاکہ مسلمان اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں، ان کے فتنے میں نہ پڑیں ر اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید ئے انھیں غیر مقلدوں کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور میرے لئے ں کو توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی
۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / ۶ جولائی ۹۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ | الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

یہ امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی

جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔

بنی اسرائیل بہتّر مذہبوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتّر مذہبوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذہب والے جہنمی ہوں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ ایک مذہب والے کون ہیں (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی، مشکوٰۃ)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ امت تہتّر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک مذہب والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے ۔۔۔۔ اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

تصرّف واختیار کے متعلق حضور وصحابۂ کرام کا عقیدہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَهُمْ اٰیَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءً بَیْنَهُمَا۔

مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انھیں دکھایا یہاں تک کہ مکہ والوں نے حرا پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

(۲) اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی طرف دوڑے۔ حضور نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے مگر یہی جو آپ کے سامنے ہے۔

فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا۔ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ اس پیالہ میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پانی ابلنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا۔ اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۰۵)

(۳) اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر
فتح عطا فرمائے گا۔ لوگ ساری رات حسرت میں رہے کہ دیکھئے صبح کس خوش نصیب
جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لئے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا

أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِيْ بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ ۔

علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب
اللہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا انھیں
انھیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی
میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی
اس طرح تندرست ہو گئے جیسے انھیں کوئی
نہیں ہوئی تھی (بخاری شریف جلد ۱ ص

(۴) اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت
عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو رافع یہودی کو (جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
کا بڑا دشمن تھا) قتل کرنے کے بعد اس کے اونچے مکان سے اترنے لگے تو زینے
گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ انھوں نے اسی وقت گرم گرم اپنی پگڑی سے
لی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا
فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔

أُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا۔ تو حضور
اس پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیا تو ایسا ہو گیا
سرے سے کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی تھی (بخاری
جلد ۲ ص ۵۷۷)

اور حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ
پاس ایک بکری ہدیۃً بھیجی گئی۔ میں نے اسے ہانڈی میں ڈالا پھر رسول اللہ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ فرمایا ابو رافع یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ بکری ہے
ہدیۃً ملی ہے۔ پھر ہم نے اسے ہانڈی میں پکایا۔ حضور نے فرمایا اے ابو رافع!
ایک دست دو۔ میں نے دست پیش کر دیا۔ پھر فرمایا دوسرا دست بھی دو۔ میں
دوسرا دست بھی پیش کر دیا۔ پھر فرمایا اے ابو رافع! اور دست لاؤ۔ عرض کیا
ول اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں۔

الَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ
تَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
اگر تم چپ رہتے تو تم کو دست پر دست دیتے رہتے
جب تک چپ رہتے (احمد، دارمی، مشکوٰۃ ص)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔

عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيْ
الُ الذَّهَبِ ۔

اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے
کے پہاڑ چلیں (مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۱)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! خدائے تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔
ت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا
ال حج فرض ہے؟

لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ
عْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا ۔

فرمایا اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے
اور اگر ہر سال فرض ہو جائے تو تم اسے ادا کرنے کی طاقت
نہیں رکھتے (احمد، نسائی، دارمی، مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

کسی چیز کو حق جان کر دل میں جمائے ہوئے یقین کو ایمان و عقیدہ کہتے ہیں
تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح خدائے تعالیٰ کی وحدانیت
اپنی رسالت پر ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں اسی طرح اس بات پر بھی وہ عقیدہ
ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے عالم میں تصرف کی قوت بخشی ہے۔ اسی لئے آپ
کفار مکہ کے مطالبہ پر اشارہ فرما کر چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اگر حضور کا ایسا عقیدہ
ہوتا تو اشارہ کرنا تو بہت بڑی بات ہے آپ ایک لمحہ کے لئے اسے سوچ بھی
سکتے تھے۔ اور ضرورت پر انگلیوں کی گھائیوں سے دریا بہا کر حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے عملی طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کی
وقوت بخشی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لعاب دہن (تھوک) لگا کر
عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر دست مبارک پھیر
واضح طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے تصرف کی وہ قوت
فرمائی ہے کہ میں اپنے تھوک سے بیماریاں دور کر دیا کرتا ہوں۔ اور ٹوٹی ہوئی
ہڈی پر صرف اپنا ہاتھ پھیر کر بغیر پلاسٹر کے فوراً صحیح کر دیتا ہوں۔ اور حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف لفظوں میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ اگرچہ ایک
میں دو ہی دست ہوتے ہیں لیکن میں طلب کرتا رہوں اور پیش کرنے والا
کا ارادہ کرتا رہے تو ایک ہی بکری کے گوشت سے ہزاروں دست نمودار ہو
رہیں گے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واضح الفاظ میں اپنے
عقیدہ سے آگاہ فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے وہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ اگر

(۱) غیاث اللغات ص۳۶۵ میں ہے عقیدہ چیزے راحق دانستہ دردل خود محکم گرفتن ۱۲

ہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے وہ
عطا فرمایا ہے کہ اگرچہ حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے لیکن اس سوال
کیا ہر سال حج فرض ہے؟ اگر میں ہاں کہدوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے۔

اور حضرت انس، حضرت جابر، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبد اللہ بن
وغیرہ جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مذکورہ بالا حدیثوں کو روایت کیا
معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پیارے مصطفےٰ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم میں تصرف کرنے کا اختیار بخشا ہے۔ اگر صحابہ کرام کا
عقیدہ نہ ہوتا تو وہ ان حدیثوں کو بیان ہی نہیں کرتے۔

تصرف و اختیار کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ

تصرف و اختیار کے بارے میں غیر مقلدوں کا عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقیدے کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ان
پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع قیومی کانپور کے
پر لکھا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی
پر لکھا کہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں عجز میں برابر۔ پھر
پر لکھا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں
یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف
...... اس بات کی ان میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف
کی کچھ قدرت دی ہو۔

اور پھر اسی ص۱۸ پر لکھا کہ سب بندے بڑے اور چھوٹے عاجز ہیں اور ب
اور ص۱۹ پر لکھ دیا کہ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے ......
پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔ اور پھر ص۲۸ پر یوں لکھا ک
کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ پھر ص۳۰ پر لکھا کہ رسول کے چاہ
کچھ نہیں ہوتا۔ اور پھر ص۴۲ پر لکھا کہ اولیاء، انبیاء ...... جتنے اللہ کے مقر
ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز۔

تقویۃ الایمان کے مذکورہ بالا عبارتوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ تصر
اختیار کے متعلق جو حضور اور صحابہ کا عقیدہ ہے غیر مقلدوں کا عقیدہ اس کے خلا
ہے۔ اور یہی ان کے جہنمی فرقہ ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق

حضور و صحابۂ کرام کے عقیدے

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

خدائے تعالیٰ نے پارہ ۲۸ میں ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلما ہی کے لئے ہے (سورۂ منافقون۔ آیت

اور پارہ ۳۰ میں ارشاد فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر (سورۂ الم نشرح۔ آیت ۴)

اور پارہ ۲۲ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے یہاں عزت والے ہیں (سورۂ احزاب۔ آیت ۶۹)

اور پارہ ۳ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

عیسیٰ علیہ السلام دنیا و آخرت میں عزت والے ہیں (سورۂ آل عمران۔ آیت ۴۵)

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ
الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ
سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَلَا
اللّٰهَ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ اِنَّكُمْ
اَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ
اِنِّيْ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرٰى
بَيْنِ يَدَيَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور صفوں کے آخر میں ایک شخص تھا جس نے نماز بری طرح پڑھی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے آواز دی کہ اے فلاں کیا اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر تمہارا کوئی عمل چھپا رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں پیچھے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں (مشکوٰۃ شریف ص۷۵)

غور کریں۔ حدیث شریف میں فِيْ مُؤَخَّرِ الصَّفِّ نہیں ہے کہ پہلی صف کے
میں شخص مذکور تھا تو حضور نے آنکھ کے کونے سے اس کو دیکھ لیا بلکہ فِيْ مُؤَخَّرِ
الصُّفُوْفِ ہے یعنی وہ شخص آخری صف میں تھا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنی پیٹھ کے پیچھے سے اس کو دیکھ لیا۔

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ۔

خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۹ و صفحہ ۱۰۲)

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو دو آدمیوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑی بات پر نہیں۔ پھر فرمایا ہاں (خدائے تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۳۵)

(۴) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

اللہ نے میرے لئے دنیا کے پردے اٹھا دیئے تو میں دنیا کو اور جو کچھ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو (زرقانی علی المواہب جلد ۷ صفحہ ۲۳۴)

(۵) اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

بیشک خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں (ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔

خدائے تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا زمین پر کھانا حرام فرما دیا ہے (ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰)

اللہ تعالیٰ کے فرمان پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ دوسرے مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تو قرآن مجید کی مذکورہ آیتوں سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک میری عزت ہے بلکہ میری وجہ سے مسلمانوں کی بھی عزت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا وہ مرتبہ ہے کہ اس نے میری رضا کے لئے میرے ذکر کو بلند فرمایا۔ اور حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ وغیرہ سارے انبیائے کرام خدائے تعالیٰ کے نزدیک دنیا و آخرت میں عزت و عظمت والے ہیں۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

اور مذکورہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے صاف لفظوں میں اپنا یہ عقیدہ واضح فرمایا کہ جیسے میں آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ میرے دیکھنے کے لئے کسی کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہاں تک کہ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے وہ بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں بلکہ زمین کے اندر آدمیوں پر ہونے والے عذاب کو بھی دیکھتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان پر عذاب کیوں ہو رہا ہے۔

اور چوتھی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس عقیدہ کو واضح ... میں بیان فرمایا کہ قیامت تک ہونے والے سارے واقعات کو میں ایسے دیکھتا ... جیسے اپنی ہتھیلی کو۔ یعنی میں غیب جانتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا حدیثوں کو روا... کرنے والے صحابۂ کرام کا بھی یقیناً یہی عقیدہ ہے۔

اور اگر کبھی کوئی غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بتایا تو اس ... کہ یا تو اس کا ظاہر کرنا مصلحت کے خلاف تھا اور یا تو حضور کی اس پر توجہ نہیں ... جیسے کہ اسٹیشن پر ٹرین کی آمد ورفت کا چارٹ نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے ... ٹرین کا وقت آدمی جاننا چاہتا ہے جب تک کہ اس پر توجہ نہیں ہوتی نہیں ... پاتا ہے۔

اور آخر کی دونوں حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ ... عقیدہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ... اس لئے کہ اللہ نے زمین پر ان کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے۔

انبیاء کو بھی موت آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
بس اسی آن کے بعد ان کی حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے

رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق
غیر مقلدوں کے عقیدے

رسول کی عزت کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ان کے پیشوا ... اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع قیومی کانپور کے ص۱۰ پر لکھا ... جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار ...

ذلیل ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق ہیں۔ جو حضور کو سب سے بڑا مخلوق نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ اور دوسرے انبیاء و اولیاء وغیرہ حضور سے چھوٹے مخلوق ہیں۔ تو تقویۃ الایمان جو انبیاء اور اولیاء کی شان گھٹانے کے لئے لکھی گئی ہے اس کی مذکورہ بالا عبارت کا یہ مطلب ہوا کہ انبیاء اور اولیاء میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے یعنی چمار کی بھی کچھ نہ کچھ تھوڑی بہت عزت اللہ کی شان کے آگے ہے لیکن حضور سید عالم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی اللہ کی شان کے آگے اتنی بھی عزت و وقعت نہیں جتنی کہ ایک چمار کی عزت و وقعت ہے۔ اور اسی کتاب کے ص۴۸ پر تو صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اور علم غیب کے بارے میں اسی کتاب کے ص۱۷ پر لکھا کہ سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے (یعنی نبی ہوں یا ولی وغیرہ) سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔ اور ص۲۰ پر صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔

اور اسی کتاب کے ص۴۲ پر ایک حدیث لکھنے کے بعد فتنہ و فساد کی ف... تحریر کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے افترا کر کے یہ لکھ دیا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں ــــــ تقویۃ الایمان کی اسی تحریر کی بنیاد پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مقلدین یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ اور ان کے یہ سب عقیدے حضور و صحابۂ کرام

کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ اور یہی ان کے جہنمی فرقہ ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

صحابہ کرام اور تقلید

کل تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہوئے جن میں سے صرف چند صحابہ یعنی چاروں خلیفہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ وغیرہم مجتہد تھے باقی سب ان کے مقلد۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس لئے کہ پانچویں پارہ میں خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولوالامر ہیں (سورۂ نسار، آیت ۵۹)

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علما ہیں اصح اقوال میں۔ اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۴) اور اس آیت کریمہ کے سب سے بڑے مصداق چاروں خلیفہ ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں حاکم نہیں تھے۔

اور پھر پانچویں پارہ میں اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد ہے۔

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ۔

جو معاملہ پیش آتا اگر اس کے لئے رسول اور اپنے علما کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ضرورتا کا حکم جان لیتے وہ جو غور وفکر سے بادیکہ حکم نکالتے ہیں۔ (سورۂ نسار، آیت ۸۳)

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ استنباط یعنی قرآن وحدیث سے قیاسی مسائل نکالنے پر عالم ہی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع ہے۔

اور چودھویں پارہ میں خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔

اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھو۔ (سورۂ نحل۔ آیت ۴۳)

اس آیت کریمہ میں نہ جاننے والوں پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ جاننے والوں سے ...۔ لہٰذا وہ صحابہ کرام جو مدینہ طیبہ سے دور رہتے تھے وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں بھی اپنے یہاں کے سب سے بڑے عالم صحابی ... پوچھ کر ان کی تقلید کرتے تھے۔

... کسے کہتے ہیں؟

... عرف، لغت اور اصطلاح شرع میں بغیر چون وچرا کسی کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔ چنانچہ جب کہا جاتا ... زید فلاں کی تقلید کرتا ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ بغیر سوچے ... ان کی بات مانتا ہے۔ اور المنجد میں ہے۔ یقال قلد فی کذا۔ ای ... من غیر تامل ولا نظر۔ یعنی غور وفکر کے بغیر اس نے اس کی پیروی ... غیاث اللغات میں ہے تقلید مجازاً بمعنی پیروی کسے بے دریافت ... یعنی حقیقت دریافت کئے بغیر کسی کی پیروی کرنے کو مجازاً تقلید کہتے ہیں۔ ... اللغات میں ہے قلدہ فی کذا۔ اس نے اس کی فلاں بات میں ... فکر کے پیروی کی۔ اور حضرت علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ ... فرماتے ہیں۔ التقلید عبارۃ عن قبول قول الغیر بلا حجۃ ... دلیل۔ یعنی حجت ودلیل کے بغیر کسی کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔

(التعریفات ص۵۰)

لہٰذا وہ صحابۂ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے۔ ان کی
لئے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عالم صحابی کو ان کے یہاں بھیجتے
وہ لوگ بلا حجت و دلیل اور حکم شرع کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس عالم
بات مانتے تھے۔ اور اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ اور جو صحابہ کہ مدینہ منورہ میں
مگر وہ اونٹوں کے چرانے، باغوں اور کھیتوں میں کام کرنے یا تجارت وغیرہ
مشغول ہونے کے سبب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں زیادہ
نہیں دے سکتے تھے وہ جانکار صحابہ سے پوچھ کر ان کی پیروی کیا کرتے
اور جو حضور کی خدمت میں بآسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلے میں آپ
طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا و
تو سارے صحابہ نے خدائے تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مجتہد صحابہ کی
رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ مقلد
لہٰذا حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سب صحابۂ کرام ہی کے راستہ پر چل
بڑے بڑے مجتہد عالموں کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے نکا
مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے، ان
حدیث ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح اماموں کی تقلید
ہی کی پیروی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانۂ مبار
جاری ہے۔

لیکن غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں
گمراہی قرار دیتے ہیں اور کچھ ان میں سے تقلید کو شرک ٹھہراتے ہیں حالا
عوام اور پڑھے لکھے سب کے سب غیر مقلد اپنے مولویوں کی تقلید ضرور

...لدوں کی تقلید

اگرچہ غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں مگر ان میں کے چھوٹے بڑے ہر ایک کسی
...تقلید ضرور کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ظاہر ہے تجارت کرنے والے کھیتوں
...چلانے والے اور گھسیارے و چرواہے وغیرہ سارے غیر مقلدین قرآن
...سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع
...یں پھر وہ جو اپنے قیاس سے مسئلہ بتاتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں۔
...ح وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک غیر مقلد تانبہ کو پیتل سے بیچنا چاہتا ہے تو ایک کو
...کے برابر یا کم و بیش کر کے نقد اور اُدھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اسے
...رنے کے لئے اس کو اپنے مولوی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اس لئے کہ
...سئلہ کی وضاحت قرآن و حدیث میں موجود نہیں۔ تو غیر مقلد مولوی خود
...کے مسئلہ بتائے گا اور اس پر عمل کرائے گا۔ اور مقلد عالم قرآن و حدیث
...میں اپنے امام کے بنائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہوئے اس کی
...ناجائز صورتوں کو واضح کرے گا۔ اس طرح غیر مقلد اپنے علاقہ کے موجود
...کی تقلید کرتا ہے۔ اور مقلد ساری دنیا کے مانے ہوئے مجتہد عالم دین
...ید کرتا ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ عوام غیر مقلدین اپنے مولویوں کی تقلید نہیں کرتے
...کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ وہ حجت و دلیل کے اہل
... لہٰذا وہ حجت و دلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں اور اس
...کی بات ماننے ہی کو تقلید کہتے ہیں۔ جیسا کہ کتابوں کے حوالوں سے پہلے
...ا ہے۔

اور رہے ان کے مولوی تو وہ بلا حجت و دلیل اپنے بڑوں کی باتیں مان

لیتے ہیں اس طرح وہ ابن تیمیہ ابن قیم اور قاضی شوکانی کی تقلید کرتے ہیں۔ جیسا

مشہور غیر مقلد نواب وحید الزماں اس پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ

ولی اللہ اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں

مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا۔ بس اس کے پیچھے

برا بھلا کہنے لگے ــــــ بھائیو! ذرا غور تو کرو اور انصاف کرو کہ جب تم نے امام ابو حنیفہ

اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت

متاخر (پیچھے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے (حیات وحید الزماں

ص۱۰۲ بحوالہ شیشے کے گھر ص۲)

نواب وحید الزماں کی اس تحریر سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ غیر مقلد

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تقلید سے تو انکار کرتے ہیں

مگر ابن تیمیہ ابن قیم اور قاضی شوکانی کی تقلید کرتے ہیں۔

غیر مقلدوں سے سوالات

غیر مقلد عوام اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔ ہمارے اس دعوے کو

ثابت کرنے کے لئے مولوی انوار اللہ معرفت صوفی عشرت علی صدیقی مسجد امام باڑہ

نرکٹہا بانسی ضلع سدھارتھ نگر۔ اور ملک محمد اظہر شاداب دواخانہ بیدولہ چوراہا

ضلع سدھارتھ نگر کی طرف سے غیر مقلد مولویوں سے مندرجہ ذیل سوالات کئے گئے

۱۔ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر اُدھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

۳۔ تانبہ کو پیتل سے کم زیادہ کر کے نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

۴۔ تانبہ کو پیتل سے کم زیادہ کر کے اُدھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

اور بعض غیر مقلد مولویوں سے اس طرح سوال اجمالاً کیا گیا کہ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر اور کم زیادہ کر کے اُدھار اور نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ ــ اور چونکہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث مانتے ہیں۔ قیاس نہیں مانتے۔ اس لئے ہر ایک مولوی کے پاس یہ نوٹ بھی لکھ دیا گیا کہ مسئلہ کی ہر صورت کا جواب قرآن و حدیث کے حوالوں سے تحریر کریں۔

یہ سوالات درج ذیل غیر مقلد اداروں اور مولویوں کو بھیجے گئے۔

(۱) صدر آل انڈیا اہل حدیث جامع مسجد دہلی۔ (انڈیا)

(۲) جامعہ سلفیہ بنارس (یوپی ـ انڈیا)

(۳) عبید اللہ رحمانی ـ پورہ رانی مبارکپور۔ ضلع اعظم گڈھ (یوپی ـ انڈیا)

(۴) مدیر معہد التعلیم الاسلامی ذاکر نگر۔ نئی دہلی (انڈیا)

(۵) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم کرشنا نگر (نیپال)

(۶) مدرسہ اہل حدیث خیر العلوم ڈومریا گنج۔ ضلع سدھارتھ نگر (یوپی ـ انڈیا)

(۷) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم بونڈیہار۔ ضلع گونڈہ (〃 〃 ـ 〃)

(۸) مدرسہ اہل حدیث ریواں پوسٹ ملہوار ـ ہلور (〃 〃 ـ 〃)

(۹) مدرسہ اہل حدیث نرکٹہا۔ بانسی ضلع سدھارتھ نگر (〃 〃 ـ 〃)

(۱۰) مدرسہ اہل حدیث بانسی خاص 〃 〃 〃 (〃 〃 ـ 〃)

(۱۱) الجامعۃ المحمدیہ منصور۔ مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر ـ 〃)

(۱۲) مدرسہ اہل حدیث اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی ـ انڈیا)

ان میں آخرالذکر دو کے علاوہ کسی نے سوالوں کے جوابات نہیں دیئے۔ جن لوگوں کے پاس کسی کے بدست سوال بھیجے گئے ان میں کے بعض نے تو یہ کہہ کر جواب لکھنے سے انکار کردیا کہ ہمارے بڑے حضرت نے فرمایا ہے کہ کسی کٹر حنفی سنی کے سوال کا جواب مت لکھنا۔ کچھ لوگوں نے یہ کہہ کر سوال واپس کردیا کہ جامعہ سلفیہ بنارس سے فتویٰ منگالیں۔ اور بعض مولویوں نے اپنی بیماری کا بہانہ بناکر جواب دینے سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اس سوال کا جواب لکھواکر ہم کو پھانسنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم نہیں لکھیں گے۔ اور جن لوگوں کے پاس بذریعہ ڈاک سوال روانہ کیا گیا انھوں نے خاموشی اختیار کرنے اور ردی کی ٹوکری میں جوابی لفافہ کو ڈال دینے ہی میں اپنی بھلائی سمجھی۔

الجامعۃ المحمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے مفتی نے سوال کا جواب دیتے ہوئے پہلے اس مسئلے میں عالموں کے اختلاف کا ذکر کیا پھر آخر میں لکھا۔

> میرے نزدیک اگر تانبہ اور پیتل سکہ کی شکل میں ہوں تو چونکہ دونوں کی جنس ایک ہے مگر علت ثمنیت ایک ہے اس واسطے انہیں کمی بیشی کے ساتھ تو فروخت کرسکتے ہیں مگر اُدھار فروخت نہیں کرسکتے۔ جیسے سونے کو چاندی سے فروخت کرنے کی صورت میں ہے۔ لیکن سکہ کی شکل میں نہ ہوں تو چونکہ علت ثمنیت نہیں رہ جاتی ہے اور جنس بھی الگ الگ ہے اس واسطے کمی بیشی کے ساتھ اور نقد و اُدھار دونوں طرح فروخت کرسکتے ہیں۔
>
> کتبہ فضل الرحمٰن المدنی الجامعۃ المحمدیہ
>
> منصورہ مالیگاؤں۔ ۲۰؍۱۲؍۹۳ء

اور مدرسہ اہل حدیث اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر کے مفتی نے بھی جواب میں اس مسئلے کے متعلق عالموں کے اختلاف کا تذکرہ کیا پھر اس کے بعد لکھا۔

> سوال جو بطور استفتاء کیا گیا ہے اس میں دو مختلف چیزوں کے آپس میں تبادلہ برابر برابر یا کم و بیش کے ساتھ کی بات کی گئی ہے۔ لیکن جب وہ دو جنس ہیں تو ان کا آپس میں نقد ہو یا اُدھار۔ برابر برابر ہو یا کم و بیش ہر صورت میں بیچنا جائز ہے کہ عبادہ بن صامت کی حدیث میں گیہوں اور جو کو دو صنف شمار کیا گیا ہے۔ ھٰذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب
>
> کتبہ شہاب اللّٰہ جنگ بہادر
>
> ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

غیر مقلدوں کے ان دونوں مولویوں نے فتویٰ میں قرآن کی آیت اور [کو]ئی حدیث نہیں پیش کی جس میں تانبہ کو پیتل سے بیچنے کی جائز اور ناجائز صورتوں [کو ص]اف لفظوں میں بیان کیا گیا ہو بلکہ دونوں مولویوں نے اپنے قیاس سے جواب [دیا] ہے کہ منصورہ مالیگاؤں کے مفتی نے جنس اور ثمنیت کی بنیاد پر جائز اور ناجائز [ہو]نے کا حکم لگایا ہے۔ اور اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر کے مفتی نے حضرت عبادہ [بن ص]امت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر قیاس کیا ہے۔

سے اسلام میں عربی تاریخ و سنہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا۔ اور غیر مقلدوں کے پیشوا [نواب] صدیق حسن خاں بھوپالی نے انتقاد الرجیح کے ناشر صفحہ ۶۲ پر آپ کو صریح گمراہ بتایا ہے جیسا کہ اعلیٰحضرت [کے ر]سالہ مبارکہ اظہار الحق الجلی کے صفحہ ۱۱ پر ہے۔ شاید اسی لئے غیر مقلدوں کے دونوں مولوی مفتی ہونے [کے با]وجود عربی تاریخ و سنہ لکھنے سے گریز کرتے ہیں ۱۲ منہ

لہٰذا کھلم کھلا ثابت ہو گیا کہ وہی غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں
اسی سبب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و گمراہی
دیتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کرتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں
عمل کراتے ہیں اور ان کے عوام چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرتے

یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ
الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا ہے کہ ائمہ کا دامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک
اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ جسے دعویٰ ہو سامنے آئے۔
زیادہ نہیں اسی کا ثبوت دے کہ کتا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کونسی حدیث میں
ہے کہ کتا کھانا حرام ہے؟ آیت نے تو کھانے کی حرام چیزوں کو صرف چار میں
فرمایا ہے۔ مردار اور رگوں کا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام
کیا جائے۔ تو کتا در کنار۔ سوئر کی چربی اور گردے اور اوجھڑی کہاں سے
ہوگی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں۔ اور آیت میں لحم فرمایا ہے جو ان
شامل نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص۲۰)

غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت

خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم فرمایا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔
ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان فرمایا (سورۂ فاتحہ)

اور جن پر خدائے تعالیٰ نے احسان فرمایا ان کا ذکر پانچویں پارہ میں

ہے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔

جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ (سورۂ نساء آیت ۶۹)

ان دونوں آیتوں کے مضمون ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ صالحین یعنی
اولیاء اللہ کا طریقہ سیدھا راستہ ہے تو حضرت ذوالنون مصری، حضرت معروف کرخی،
حضرت سری سقطی، حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی، حضرت ابو یزید بسطامی، حضرت جنید
بغدادی، حضرت سہل بن عبداللہ تستری، حضرت ابوالحسن خرقانی، حضرت ابوبکر شبلی
حضرت داتا گنج بخش لاہوری، حضرت محی الدین بن عربی، حضرت امام محمد غزالی،
حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری، حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد کبیر
رفاعی، حضرت مولانا رومی، حضرت شیخ فرید الدین عطار، حضرت قطب الدین بختیار
کاکی، حضرت صوفی حمید الدین ناگوری، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، حضرت تاجی
حمیدالدین ناگوری، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، حضرت فرید الدین گنج شکر،
حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء، حضرت شرف الدین
یحییٰ منیری، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت مخدوم مہائمی بمبئی۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دنیائے اسلام کے یہ مشہور ترین اولیاء اللہ شروع سے لے کر اب تک
چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کر کے ضرور مقلد ہوئے۔ اور اولیاء اللہ
کے طریقہ کو خدائے تعالیٰ نے سیدھا راستہ قرار دیا۔ تو واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ

جو لوگ ان بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں چلتے اور چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید
نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستہ سے ہٹے ہوتے ہیں اور گمراہ و بدمذہب
ہیں۔

اور خیال رہے کہ قیامت تک کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہو سکتا
اور کوئی غیر مقلد کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ انبیاء کی شان میں گستاخی
غیر مقلدوں کا شیوہ ہے۔ اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والا مومن بھی
ہو سکتا ولی ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔

نوٹ:۔ غیر مقلدین کو چاہئے کہ توبہ کرے یا تو مقلد ہو جائیں اور یا تو
کے سبب مذکورہ بالا بزرگوں کے گمراہ ہونے کا اعلان عام کریں۔

غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے
فرمایا کہ ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے
اس طرح دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا
قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ

اے اللہ ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت
فرما (دعا کے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے
تھے) انھوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد
رسول اللہ! اس پر حضور نے پھر وہی پہلی دعا
اے اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت
نازل فرما۔ تو پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے

وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ! راوی کا بیان
ہے کہ تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا وہ زلزلوں
اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کی سینگ
نکلے گی (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۱)

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالخویصرہ
قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا جب اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان میں گستاخی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن مارنے
کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ یہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے بہت
سے ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور
روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی حلق کے نیچے
نہیں اترے گا (ان سب ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکل
جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۴۔ مشکوۃ
شریف صفحہ ۵۳۵)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ذوالخویصرہ کی گستاخی پر حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا
ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ
دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو
قتل کریں گے اور بت پوجنے والوں کو چھوڑ دیں گے (مشکوۃ شریف صفحہ ۵۳۵)

اوپر کی حدیثوں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت پہلے
سے فتنوں کے اٹھنے اور گستاخ رسول ذوالخویصرہ کی نسل سے ایک ایسی
جماعت کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ جو مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں

کو چھوڑ دیں گے۔ تو حضور کے ارشاد کے مطابق اسی کے خاندان سے محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا جس کی ذات سے نجدی فتنہ ظاہر ہوا اور حضور کی پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ہوئی کہ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا مگر بت پرستوں کو چھوڑ دیا۔

اس کی صورت یہ ہوئی کہ محمد بن عبدالوہاب نے مسلمانوں کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔ ایک موحد مسلمان۔ دوسرے مشرک مسلمان۔ جو اس کی من گھڑت توحید کو مانتا اسے وہ موحد مسلمان قرار دیتا اور باقی مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کر ان کی جان و مال کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا، انھیں قتل کرتا اور ان کے گھروں کو لوٹتا۔ اس لئے شروع میں زیادہ تر لوٹ مار کے شوقین اور لالچی اس کی جماعت میں شامل ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرے بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے جن کے ہاتھوں ہزاروں بے گناہ مسلمان قتل ہوئے اور لاکھوں گھر تباہ و برباد ہو گئے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

اَتْبَاعُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَى الْحَرَمَیْنِ وَکَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰکِنَّهُمْ اِعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِکَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ۔

عبدالوہاب کے ماننے والے نجد سے نکلے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ وہ اپنا مذہب حنبلی بتاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کی مخالفت کریں وہ کافر و مشرک ہیں۔ اسی بنا پر ان لوگوں نے اہل سنت و جماعت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز ٹھہرایا۔ (رد المحتار جلد ...)

اور دیوبندی مسلک کے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد ٹانڈوی عرف مدنی

...ق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءً ...ویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ ...تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر ...خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا ...ن کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور ...حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان ...نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ ...کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس ...اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے (شہاب ثاقب ص۴۲)

اور لکھتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام ...مانان دیار مشرک و کافر ہیں۔ اور ان سے قتل و قتال کرنا اور ان کے اموال ...ن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (شہاب ثاقب ص۴۳)

اور دیوبندی مسلک کے ایک دوسرے مشہور مولانا خلیل احمد انبیٹھی ...تے ہیں۔

...اَلْوَهَّابِیَّةُ اَتْبَاعُ مُحَمَّدِ بْنِ ...عَبْدِ الْوَهَّابِ الْاُمَّةَ۔

محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔ (المہند ص۳۲)

اور مولانا محمد علی جوہر لکھتے ہیں کہ نجد اور نجدیوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمانوں ...ون میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں۔ (مقالات محمد علی حصہ اول ص۳۷)

...وستان میں فتنۂ وہابیت

ہندوستان میں عام مسلمان اور بادشاہ سب کے سب ہمیشہ سنی حنفی مقلد رہے ...ئے انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا حنفی مذہب مان کر اسی

مذہب کی کتابیں ہدایہ، فتاویٰ قاضی خاں، فتاویٰ عالمگیری اور در مختار کا انگر...
میں ترجمہ کرایا اور انھیں کتابوں کے مطابق مقدمات کا فیصلہ ہوتا رہا پھر چونکہ ...
ملک میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمان...
اس سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ اس لئے مولوی اسمٰعیل دہلوی جو اسی خاند...
کے ایک فرد تھے انھوں نے سوچا کہ ابن عبد الوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر...
ہم بھی اپنے ماننے والوں کا ایک لشکر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان ...
تاج و تخت پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

اس خیال کے پیش نظر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب ...
التوحید عربی کا اردو میں چربہ اتارا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اس ...
علاوہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں جن میں من گھڑت توحید تحریر کی۔ حضور صلی ...
تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی شان میں گستاخی کی (۱) رسول ...
لئے قوم کے چودھری کا درجہ بتایا (۲) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ...
کے خیال کو زنا کے خیال اور گدھے و بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر قرا...
دیا (۳) نماز میں حضور کی طرف خیال لے جانے والے کو مشرک ٹھہرایا (۴) جو حضو...
کو قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اسے ابوجہل کے برابر مشرک بتا...
(۵) علی بخش، حسین بخش، پیر بخش اور غلام محی الدین و غلام معین الدین ...
رکھنے کو شرک ٹھہرایا (۶) کسی نبی یا ولی کے مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا (۷) ...
کے مزار پر شامیانہ کھڑا کرنا، روشنی کرنا، فرش بچھانا، جھاڑو دینا، لوگوں کو پانی پلا...
اور ان کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا۔ ان ساری چیزوں کو شرک قرار د...

---

(۱) تقویۃ الایمان ص۳۸ و ص۳۹ (۲) تقویۃ الایمان ص۴۴ (۳) صراط مستقیم فارسی ص۹۶ (۴) صراط مستقیم ...
ص۸۶ (۵) تقویۃ الایمان ص۶ (۶) تقویۃ الایمان ص۳ (۷) تقویۃ الایمان ص۷ و ص۹

... مولوی اسمٰعیل دہلوی نے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے میں شیخ نجدی کی
... پیروی کی۔ البتہ وہ حنبلی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا مگر دہلوی نے اس بات
... ور دیا کہ قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لہٰذا تقلید کی ضرورت نہیں کہ
... بدعت و گمراہی ہے۔ اس طرح بقول اعلیحضرت فاضل بریلوی ۱۲۴۴ھ میں
... غیر مقلد ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ (۸)

غیر مقلدین کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی پیروی ہی کے سبب وہابی کہا
... ہے۔ لیکن اس نام کو ناپسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی
... انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد وہابی نام کی جگہ اہل حدیث منظور
... (۹) مگر اب نجدی ریالوں کی چمک دمک نے غیر مقلدوں کو پورے طور پر
... طرف کھینچ لیا اور وہ بڑے فخر سے اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبد الوہاب
... ی سے جوڑ کر خوب خوب فائدے اٹھا رہے ہیں۔

غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں ؎

دیوبندیوں کے عقیدے وہی ہیں جو غیر مقلدوں کے عقیدے ہیں۔ مگر
... کے باوجود دیوبندی علماء کی نظر میں غیر مقلدین کیا ہیں؟ اسے جاننے کے
... مندرجہ ذیل عبارتیں پڑھیں۔

دیوبندیوں کے مشہور مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی

---

(۸) اظہار الحق الجلی ص۹ (۹) دیکھئے مقدمہ حیات سید احمد شہید ص۲۶ و سیرت ثنائی ص۳۷۲)
؎ اس باب میں آخری دو حوالوں کے علاوہ سارے حوالے علامہ عبد الحکیم شرف قادری کی
... "شیشے کے گھر" سے لئے گئے ہیں ۱۲ منہ

محمد حسین بٹالوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ مولانا موصوف غیر مقلد تھے منصف مزاج۔ حضرت (تھانوی صاحب) نے فرمایا کہ میں نے خود ان کے "اشاعۃ السنہ" میں ان کا یہ مضمون دیکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچیس سال کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدی بے دینی کا دروازہ ہے۔ حضرت گنگوہی نے اس قول کو سبیل السداد میں نقل کیا ہے (مجالس حکیم الامت ص۲۴۲)

اور لکھتے ہیں کہ حضرت تھانوی نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدی بے عقلی کی دلیل ہے بے دینی کی نہیں۔ ہاں جو ائمہ مجتہدین پر تبرا کرے تو بے دینی (مجالس حکیم الامت ص۲۳۴)

اور مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ ایسے ہی اکثر غیر مقلدین ہیں حدیث کا تو نام ہی نام ہے۔ محض قیاسات ہی قیاسات ہیں۔ اپنے ہی مقلد حدیث کی تو ہوا بھی نہیں لگی اور ایک چیز کا تو ان میں نام و نشان نہیں، وہ ادب ہے۔ نہایت ہی گستاخ اور بے ادب ہوتے ہیں جو جس کو چاہتے ہیں کہہ ڈالتے ہیں۔ بڑے جری ہیں اس باب میں اور بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنے والے بڑے ہی خطرے میں ہوتا ہے سوء خاتمہ کا (افاضات یومیہ جلد۴ ص۲۴)

تھانوی صاحب نے اور کہا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اکثر غیر مقلدوں کے مذہب کا حاصل مجموعۂ رخص (رخصتوں پر عمل کرنا) ہے جس کا نتیجہ اکثر بد دینی ہے (افاضات یومیہ ج ص۲۹۵)

تھانوی صاحب نے اور کہا کہ غیر مقلد ہونا تو بہت آسان ہے۔ البتہ مقلد ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ غیر مقلدی میں تو یہ ہے کہ جو جی میں آیا کر لیا۔ جسے چاہا بدعت کہہ دیا۔ جسے چاہا سنت کہہ دیا۔ کوئی معیار ہی نہیں۔ مگر مقلد ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کو قدم قدم پر دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔ بعضے آزاد

[مقل]دوں کی ایسی مثال ہے کہ جیسے سانڈ ہوتے ہیں اس کھیت میں منہ [مارا اس] کھیت میں منہ مارا۔ نہ کوئی کھونٹا ہے نہ تھان ہے۔ (افاضات یومیہ ص۲۹۲)

[تھ]انوی صاحب اور کہتے ہیں کہ اکثر پکے محب دنیا ہیں۔ بزرگوں سے [...] اس قدر بڑھی ہوئی ہے جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ اور اس سے آگے [...]یہ ہے کہ بدزبانی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ادب اور تہذیب ان کو چھو بھی [نہیں گ]ئے۔ ہاں بعضے محتاط بھی ہیں وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ (اور وہ بہت تھوڑے [ہیں]) ([ا]فاضات یومیہ جلد۱ ص۲۲۲)

[تھ]انوی صاحب اور کہتے ہیں کہ بعضے غیر مقلدوں میں تشدد بہت ہوتا [...] [ط]بیعت میں شر ہوتا ہے اور مجھے تو الا ماشاء اللہ ان کی نیت پر بھی شبہ [...]ت سمجھ کر شاید ہی کوئی عمل کرتے ہوں۔ مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے [(افاضا]ت یومیہ جلد۱ ص۲۰۹)

پھر تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ آج کل کے اکثر غیر مقلدوں میں تو سوء ظن [...] کا خاص مرض ہے۔ کسی کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے۔ بڑے ہی [...]تے ہیں جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں جو چاہیں کہہ ڈالتے ہیں۔ [...]ت کی حمایت میں دوسری سنت کا ابطال کرنے لگتے ہیں۔ (افاضات [یومیہ جلد]۲ ص۳۲۲)

[او]ر ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے سابق مدیر محمد سعید الرحمن علوی [...] دعوی اہل حدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ نیچریت انکار [...]قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے بانی غیر مقلدیت کے بطن سے [...]ے (تقدیم اہل حدیث اور انگریز ص۳)

اور مولوی بشیر احمد قادری دیوبندی مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیر و
(پاکستان) لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اس (غیر مقلد) فرقے کا ظہور و و
انگریز کی نظر کرم اور چشم التفات کا رہین منت ہے۔ ہندوستان میں ج
انگریز نے اپنے منحوس قدم جمائے تو اس نے مسلمانوں میں انتشار و خلف
اختلاف و افتراق اور تشتت و لامرکزیت پیدا کرنے کے لئے "لڑاؤ اور حکو
کرو" کے شاطرانہ اصول کے تحت یہاں کے باشندگان کو مذہبی آزادی
...... کیونکہ وہ ابلیس سیاست تھا بنا بریں وہ بخوبی جانتا تھا کہ مذہبی آ
خیالی ہی تمام فتنوں کا منبع ، مصدر اور سرچشمہ ہے۔ اس مذہبی آزادی
نتیجہ میں فرقہ غیر مقلدین ظہور پذیر ہوا۔ (اہل حدیث اور انگریز ص ۶)
پھر آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں۔ کیا وہ جماعت (جس کے بانی اور
ایسے گھناونے کردار اور گھٹیا ذہن کے مالک ہوں کہ جن کی ساری زندگی
پرستی اور اسلام دشمنی میں گذری ہو، جن کی زندگی کا مشن اور نصب العین
انگریز کی وفاداری اور جاں نثاری ہو، جو انگریز سرکار کے مقاصد کی تکمیل
بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہوں) محب وطن اور ملک و ملت کی غمخوار او
ہو سکتی ہے؟ کیا ایسی جماعت صحیح اسلام کی علم بردار ہو سکتی ہے؟ نہیں
یقیناً نہیں...... جب ان کے اکابر (بڑوں) کے کردار کا یہ حال
ان کے اصاغر (چھوٹوں) کے کردار کا اندازہ ناظرین کرام بخوبی لگا سکتے ہیں

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(اہل حدیث اور انگریز ص ۱۰۵-۱۰۴)

اور دیوبندیوں کے مشہور مولانا قاضی محمد عبد القوی ملتانی منکرین
کے تعاقب میں لکھتے ہیں کہ اس فتنے کے بانیوں اور قائلین میں من...

...ین مغرب کے نام نظر آتے ہیں۔
(۱) عبد اللہ چکڑالوی۔ یہ لاہور کی کسی مسجد میں امام تھا اور مسلک غیر مقلدین
...ند حضرات ائمۂ اربعہ اور حضرات محدثین کے بارے میں ناشائستہ کلمات
...سب و شتم روا رکھتا تھا۔ بعد میں اپنی بد فہمی اور غیر مقلدیت کے پیش نظر
...احادیث کا انکار کرتے ہوئے حجیت حدیث کا منکر ہو گیا۔
(۲) سر سید احمد خاں اور غیر مقلد عالم مولوی چراغ علی بھی اس فتنے میں
...للہ چکڑالوی کے ہم خیال بن گئے اور ان بد طینت انسانوں نے اسلام میں
...ف کا سلسلہ شروع کیا اور اہل تجدد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے
...آج کل مولوی اسلم جیراج پوری ہندوستان میں اور غلام احمد پرویز (یہ بھی
...پیشواؤں کی طرح غیر مقلد ہے) پاکستان میں، انھیں کے معنوی و روحانی
...ہیں۔ بحر العلوم علامہ محمد زاہد الکوثری الترکی فرماتے ہیں۔

...جیب ان الاکثر من منکری
...یث کانوا غیر مقلدین و
...من غیر مقلدین صاروا
...یین وبعض منہا صاروا
...نیین کنور الدین النائب
...لمرزا القادیانی الملعون
...لان عدم التقلید ھو
...ھبیۃ ولا مذھبیۃ قنطرۃ
...حاد۔

تعجب ہے کہ بہت سے (چکڑالوی یعنی) حدیث
کے نہ ماننے والے پہلے غیر مقلد تھے۔ اور کچھ
غیر مقلدین میں سے رافضی ہو گئے۔ اور کچھ غیر مقلدین
ہی میں سے قادیانی ہو گئے جیسے نور الدین جو کہ
مرزا (غلام احمد) قادیانی ملعون کا پہلا جانشین
ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے بھی۔ اس لئے
کہ تقلید نہ کرنا لامذہبیت ہے اور لامذہبیت
کفر و بے دینی کا پل ہے۔ (لہذا تقلید نہ کرنا
کفر و بے دینی کا پل ہے) عـہ

...ترجمہ از مولانا محمد شہاب الدین نوری

اس موقف کی تائید امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری اور علامہ نوا
صدیق حسن خاں صاحب کے گیارہ عالم غیر مقلد رفقاء اور ساتھی غیر مقلدیت
جوش وولولہ میں نواب صاحب کو چھوڑ کر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کے
جا بنے۔ جس پر نواب صاحب نے غیر مقلدیت کے مضرات پر قلم اٹھایا او
لکھے (کشف المعضلات فی حل سوالات لجامع الترمذی ص۲۳ مطبوعہ دار الکتا
دیوبند)

اور دار العلوم دیوبند کے مشہور مفتی مہدی حسن شاہ جہاں پور
لکھتے ہیں "کچھ تجربہ اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انسان غیر مقلد ہو کر بدتہذ
بدزبان بے باک بہت ہو جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عادات واخلاق سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ اِلا ماشاء اللہ۔ نہ مسلمانوں
گالیاں دینے سے کچھ باک ہوتا ہے۔ نہ صحابی کو فاسق کہنے سے ننگ معلو
ہوتا ہے۔ نہ حدیث کے خلاف سے شرم معلوم ہوتی ہے۔ نہ قرآن کی م
کرنے سے۔ (قطع الوتین ص۲۱)

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول

غیر مقلدین کچھ ایسے اہم اصول بنائے ہوئے ہیں جن پر وہ سختی
ساتھ عمل کر کے اپنا نیا مذہب پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں

پہلا اصول ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانہ کے بزر
کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے۔ چاہے وہ ساری دنیا
مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر غوث صمدانی قطب

ب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے حالات
امات اور فضائل ومناقب پر حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے محدثین
اور علمائے عظام نے بے شمار کتابیں لکھیں اور جن کی عظمت وبزرگی کا ڈنکا
ے عالم میں بج رہا ہے۔ انھوں نے خود تحریر فرمایا۔

حَالَةُ الْفَنَاءِ الَّتِیْ هِیَ غَایَةُ
وَالِ الْأَوْلِیَاءِ وَالْأَبْدَالِ ثُمَّ
رَدُّ إِلَیْهِ التَّكْوِیْنُ فَیَكُوْنُ
یْعُ مَا یُحْتَاجُ إِلَیْهِ بِإِذْنِ اللهِ
قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا فِیْ بَعْضِ
هِ یَا ابْنَ آدَمَ أَنَا اللهُ الَّذِیْ
إِلَّا أَنَا أَقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ
وْنُ أَطِعْنِیْ أَجْعَلْكَ تَقُوْلُ
كُنْ فَیَكُوْنُ۔

اور یہی فنا کی حالت ہے جو اولیاء وابدال کے حالوں
کی انتہا ہے۔ پھر ان کو تکوین (یعنی کن کہنا)
عطا کیا جاتا ہے تو پھر ان کو جس چیز کی بھی حاجت
ہوتی ہے وہ سب کچھ باذن اللہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ
خدائے تعالیٰ کا ارشاد اس کی بعض کتابوں میں ہے
کہ اے ابن آدم! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود
نہیں۔ میں وہ ہوں کہ کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو
وہ ہو جاتی ہے۔ تو بھی میری فرمانبرداری کر میں تجھے
بھی ایسا کر دوں گا کہ تو بھی کسی چیز کو کہے گا کہ ہو جا تو
وہ ہو جائے گی۔ (فتوح الغیب مع بہجۃ الاسرار ص۱۰۹)

لہٰذا جو مسلمان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات مانے گا وہ
غیر مقلد نہیں ہو سکتا کہ ان کے مذہب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ی چیز کا اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کے مرتبۂ تکوین پر پہنچنے کا سوال
ہیں پیدا ہوتا ـــــ اس لئے ان کے سارے اصولوں میں سب سے
صول یہی ہے کہ پہلے کے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی بات ہرگز نہ سنی
۔

را اصول غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی

تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے اس لئے کہ قرآن وحدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لئے علم کی ضرورت نہیں۔ مثلاً دنیائے اسلام کے مشہور مفسر قرآن حضرت علامہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پ۱۵ رکوع ۱۳ کی آیت کریمہ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ الَّذِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا۔ فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعًا لَّهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ۔ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَصَرًا لَّهٗ رَاَى الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ۔ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ يَدًا لَّهٗ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي السَّهْلِ وَالصَّعْبِ وَالْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ۔

جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ جس کے متعلق اللہ نے کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا فرمایا ہے (۱) تو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جاتا ہے تو وہ دور ونزدیک کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور جب یہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو وہ دور ونزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب یہی جلال کا نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ بندہ آسان ومشکل اور دور ونزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۴۸۰)

اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اَنْتَ الَّذِيْ لَمَّا تَوَسَّلَ بِكَ اٰدَمُ مِنْ زَلَّةٍ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

یعنی آپ ہی وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کو وسیلہ بنایا تو وہ دعا کی مقبولیت سے کامیاب ہوئے

(۱) بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۶۳ کی مشہور حدیث قدسی اِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ الخ کی جانب اشارہ ہے۔

آپ کے باپ ہیں (قصیدۂ نعمانیہ)

اور حضرت علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اٰلُ النَّبِيِّ ذَرِيْعَتِيْ وَهُمْ اِلَيْهِ وَسِيْلَتِيْ اَرْجُوْ بِهِمْ اُعْطٰى غَدًا بِيَدِ الْيَمِيْنِ صَحِيْفَتِيْ

یعنی آل نبی میرے لئے ذریعہ نجات ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں میرے لئے وسیلہ ہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے طفیل کل (قیامت کے دن) ان شاء اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۸۰)

امام رازی کی تفسیر میں تو یہ ہے کہ نیکیوں پر ہمیشگی کرنے سے اللہ کے جلال کا نور بندے کا کان، آنکھ اور ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ بغیر کسی مشین کے دور کی آواز کو سنتا ہے، دور کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور عالم میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امام اعظم وحضرت امام شافعی کے اشعار سے وسیلہ کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ باتیں غیر مقلدین کے یہاں شرک ہیں۔ اس لئے انھوں نے یہ دوسرا اصول بنایا کہ ہم کسی مفسر اور کسی مجتہد کی بھی کوئی بات ہرگز نہیں سنیں گے۔

نواب وحید الزماں جو خود بھی غیر مقلد ہیں وہ اس طرح کی آزادی پر اپنے بھائیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں۔ انھوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پروا نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور صحابہ وتابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے

(حیات وحید الزماں صفحہ ۱۰۲ بحوالہ شیشے کے گھر صفحہ ۱۹)

سلف صالحین اور صحابہ وتابعین کی پروا نہ کرنے اور جو تفسیر کہ حدیث

شریف میں آچکی ہے اس کے بھی نہ سننے ہی کا نتیجہ ہے کہ غیر مقلدوں کے مشہور مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو قرآن مجید کی من مانی تفسیر لکھی ہے غیر مقلدوں نے بھی اس کی سخت مخالفت کی ہے۔ چنانچہ اس مذہب کے مانے ہوئے عالم مولوی عبد اللہ غزنوی کے شاگرد مولوی عبد الحق غزنوی اس تفسیر کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ "الفاظ غلط، معانی غلط، استدلالات غلط۔ بلکہ تحریف میں یہودیوں کی بھی ناک کاٹ لی (الاربعین ص۳۔ بحوالہ شیشے کے گھر ص۱۲۲)

تیسرا اصول غیر مقلدین کا تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے۔ اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے۔ تو حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں گے۔

تراویح غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمان دن بھر روزہ رکھنے کے ساتھ کاروبار کی مشغولیت کے سبب تھک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ جلد آرام کریں۔ تو انھوں نے بیس رکعت تراویح کی بجائے آٹھ رکعت کردی تاکہ مسلمان بارہ رکعت کی چھوٹ پاکر غیر مقلد ہو جائیں اور ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں۔ حالانکہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے انھوں نے فرمایا۔

كُنَّا نَقُوْمُ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ — ہم صحابۂ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ رواه البيهقى فى المعرفة) — عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔ (بیہقی)

اس حدیث شریف کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص۱۷۵ میں ہے۔

قَالَ النَّوَوِىُّ فِى الْخُلَاصَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ — امام نووی شافعی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

اور حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِىْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ — حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ تیئیس رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔ موطا امام مالک ص —)

اور حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ وَّعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا مَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ — اکثر عالموں کا اسی پر عمل ہے جو حضرت مولا علی، حضرت عمر فاروق اعظم اور دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں (کہ تراویح بیس رکعت ہے) اور امام شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا ہے (ترمذی شریف ص۹۹)

اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۵ ص۳۵۵ میں ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَبِهٖ قَالَ الْكُوْفِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّ وَاَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ وَهُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِّنْ غَيْرِ خِلَافٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ۔

علامہ ابن عبدالبر نے فرمایا (بیس رکعت تراویح) جمہور علماء کا قول ہے۔ علمائے کوفہ امام شافعی اور اکثر فقہا یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے حضرت اُبی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔

اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص۱۷۵ پر لکھتے ہیں۔

ثَبَتَ اِهْتِمَامُ الصَّحَابَةِ عَلٰى عِشْرِيْنَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَمَنْ بَعْدَهُمْ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَّابْنُ سَعْدٍ وَّالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ۔

حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے۔ اس مضمون کی حدیث کو امام مالک، ابن سعد اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے۔

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک بیس رکعت تراویح کی حدیثیں غلط، اس مضمون کی حدیثیں تخریج کرنے والے امام مالک، ابن سعد اور امام بیہقی غلط، صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پڑھنا غلط، بڑے بڑے امام، حضرت سفیان ثوری، حضرت ابن مبارک اور حضرت امام شافعی کا تراویح کو بیس رکعت قرار دینا غلط، جمہور علماء کا قول غلط اور مکہ شریف والوں کا بیس رکعت پڑھنا بھی غلط۔ یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے ماننے کا یہ دم بھرتے ہیں انھوں نے جو اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص۱۸ پر لکھا کہ عَدَدُهٗ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً (یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے)

وہ بھی غلط۔ اس لئے کہ تراویح کے مسئلہ میں اگر وہ شاہ ولی اللہ کی تحقیق مان لیں تو بیس رکعت پڑھنے میں نفس کو تکلیف ہوگی۔ اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مقلدین کو غیر مقلد وہابی بنانے کا بہت بڑا ذریعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

اور اسی بنیاد پر کہ لوگ غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ تجارت کے مال اور چاندی سونا کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(1)

قربانی غیر مقلدوں کے نزدیک چار دن قربانی جائز ہونے کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سہولت و آسانی اور چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں۔ حالانکہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث شریف مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

اَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ اَفْضَلُهَا اَوَّلُهَا

قربانی کے دن تین ہیں۔ ان میں کا افضل پہلا دن ہے (ہدایہ جلد ۴ ص۴۳۱)

اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔

اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى

عید اضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے (موطا امام مالک ص۱۹۸ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح ہمیشہ سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے۔ لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک یہ حدیثیں غلط ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف

---

(1) دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدور الاہلہ ص۱۰۱ و ۱۰۲

والوں کا تین ہی دن قربانی کرنا وہ بھی غلط۔

ہم کہتے ہیں اگر قربانی چار دن جائز ہوتی تو ایام تشریق بھی چار دن ہوتے حالانکہ وہ صرف تین دن ہیں اس لئے کہ تشریق کے معنیٰ ہیں گوشت کو ٹکڑے کرنا اور دھوپ میں خشک کرنا۔ چونکہ عرب والے ۱۰ ر ذی الحجہ کا گوشت ۱۱ ر کو، ۱۱ ر کا گوشت ۱۲ ر کو اور ۱۲ ر ذی الحجہ کا گوشت ۱۳ ر کو دھوپ میں خشک کرتے تھے اس لئے ۱۱ ر سے ۱۳ ر ذی الحجہ کل تین دن ایام تشریق ہوتے۔ مصباح اللغات میں ہے شرق اللحم گوشت کے ٹکڑے کرنا اور دھوپ میں خشک کرنا المنجد میں ہے۔

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ هِیَ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ لِاَنَّ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ تُشَرَّقُ فِیْهَا

ایام تشریق (عیدالضحیٰ کے بعد) تین دن ہیں اس لئے کہ قربانی کا گوشت ان دنوں میں خشک کیا جاتا ہے۔

اور صراح میں ہے ایام تشریق سہ روز بعد از نحر۔ اور مصباح اللغات میں ہے ایام تشریق عیدالاضحیٰ کے بعد تین دن۔ اس لئے کہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے۔

لغت کی کتابوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ ایام تشریق تین ہی دن ہیں۔ اور جب ایام تشریق تین ہی دن ہیں تو قربانی کے دن بھی تین ہی ہیں۔ اگر قربانی چار دن ہوتی تو یقیناً ایام تشریق بھی چار دن ہوتے۔ اس لئے کہ جب ۱۰ ر ذی الحجہ پہلے دن کا گوشت عرب والے ۱۱ ر کو سکھاتے تھے تو کئی دن مسلسل گوشت کھانے کے بعد ۱۳ ر ذی الحجہ کا گوشت ۱۴ ر کو بدرجۂ اولیٰ سکھاتے اس طرح تین دن کی بجائے چار دن ایام تشریق ضرور ہو جاتے۔ لیکن ہیں وہ تین ہی دن۔ جس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے دن بھی تین ہی ہیں۔ غیر مقلدوں

نے صرف سہولت و آسانی اور چار دن تک گوشت کی فراوانی عوام کو دکھا کر اپنی طرف کھینچنے کے لئے چار دن قربانی کو جائز کر رکھا ہے ـــــ اور اسی بنیاد پر کہ لوگ سہولت و آسانی دیکھ کر غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ ایک بکرا کی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ سو آدمی ہوں (۱)

ایک نیا مذہب اور ابھر رہا ہے جو غیر مقلدوں سے سیکھ کر عوام کو پھانسنے کے لئے قربانی کے مسئلہ میں اور سہولت و آسانی پیش کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے مرغی، مرغا کی قربانی بھی جائز ہے۔ اور جس طرح بیل اور بھینس وغیرہ کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اسی طرح بکری، بکرا اور مرغی، مرغا کی قربانی بھی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے۔ اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے (۲) العیاذ باللہ تعالیٰ۔

سچ فرمایا مخبر صادق حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ

یَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ۔ رواہ مسلم

آخری زمانہ میں (ایک گروہ) دجالوں اور کذابوں یعنی فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مسلم، مشکوۃ ص۲۸)

طلاق | غیر مقلدوں کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کے مسئلہ

(۱) دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدور الاہلہ ص۳۴۱

(۲) دیکھئے استفتاء، فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص۴۵۱

کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے کہ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے تو حنفی اور شافعی وغیرہ سب لوگ کہتے ہیں کہ حلالہ کرانا پڑے گا جس میں دوسرے شوہر کا کم سے کم ایک بار ہمبستری کرنا بھی ضروری ہے۔ تو اس سے لوگوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہٰذا ہم لوگ یہ صورت اختیار کریں کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں اور ہمارا نیا مذہب قبول کر کے غیر مقلد وہابی ہو جائیں۔

واضح رہے کہ اگر ابھی صرف نکاح ہوا اور ہمبستری نہیں ہوئی کہ شوہر نے ایک دم تین طلاقیں اپنی بیوی کو اس طرح دیں کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ تو اس صورت میں سب کے نزدیک صرف ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اس لئے کہ جب شوہر نے پہلی بار کہا تجھے طلاق ہے تو عورت اسی وقت فوراً اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اور چونکہ ایسی عورت کے لئے عدت نہیں اس لئے دوسری اور تیسری بار کہنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی کہ طلاق کے لئے عورت کا نکاح یا عدت میں ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر ایسی عورت کے متعلق یوں کہا کہ اسے تین طلاق۔ تو اس صورت میں اس پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اور اگر نکاح کے بعد بیوی سے ہمبستری کر چکا ہے تو پھر چاہے اس سے یوں کہا کہ تجھے تین طلاق۔ یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے ــــــ دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین

طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں۔ جیسے کہ کسی شخص کو تین دوکانوں کے بیچنے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بک جائیں گی۔ چاہے وہ تینوں دوکانیں ایک ہی مجلس میں بیچے چاہے کئی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں دوکانیں اور بکے صرف ایک۔ اسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح سے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک۔ اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر جمہور صحابۂ کرام تابعین عظام اور چاروں ائمۂ اسلام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام شافعی حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْمَعْنٰی فَاِنْ ثَبَتَ طَلَاقُهَا ثَلٰثًا فِیْ مَرَّةٍ اَوْ مَرَّاتٍ فَلَا تَحِلُّ الخ كَمَا اِذَا قَالَ لَهَا اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا اَوْ اَلْبَتَّةَ وَهٰذَا هُوَ الْمُجْمَعُ عَلَيْهِ. وَاَمَّا الْقَوْلُ بِاَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلٰثَ فِیْ مَرَّةٍ وَّاحِدَةٍ لَا يَقَعُ اِلَّا طَلْقَةٌ فَلَمْ يُعْرَفْ اِلَّا لِابْنِ تَيْمِيَّةَ مِنَ الْحَنَابِلَةِ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ اَئِمَّةُ مَذْهَبِهٖ حَتّٰى قَالَ الْعُلَمَاءُ اِنَّهٗ

مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی (جب تک کہ وہ حلالہ نہ کرے) جیسے کہ بیوی سے جب کہا تجھے تین طلاق ہے یا طلاق بتہ۔ اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ تو یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے جو اپنے کو حنبلی کہتا تھا۔ اس کے مذہب کے اماموں نے اس کا رد کیا یہاں تک کہ عالموں نے فرمایا کہ ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر ہے (تفسیر صاوی)

الصّارِمُ المُصْلتُ۔ جلداول صـ۹۹)

اور حضرت سُوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا۔

لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ جَدِّيْ أَوْحَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ أَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَاجَعْتُهَا۔

اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نہ سنا ہوتا۔ یا یوں فرمایا کہ اگر میں نے اپنے والد سے جد امجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث شریف نہ سنی ہوتی کہ جو اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا بیک دم (اکٹھی تین طلاقیں) دے تو وہ بغیر حلالہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ تو عائشہ سے میں رجعت کر لیتا (سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷ صـ۳۳۶)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ چاہے تین طلاقیں ایک دم اکٹھی دے چاہے تین طہروں میں۔ بہر صورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی۔ راوی نے کہا تو حضرت ابن عباس چپ رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ عورت کو

...يَرْكَبُ الْحُمُوْقَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا ...بْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ ...للهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ ...لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللهَ ...فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ ...رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ۔

اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا تم بیوقوفی کرکے چلتے ہو پھر کہتے ہو اے ابن عباس اے ابن عباس! اور بے شک خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اور تو اللہ سے نہیں ڈرا تو میں تیرے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری عورت تیرے نکاح سے نکل گئی (ابوداؤد شریف صـ۲۹۹)

حضرت امام ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو حمید اعرج وغیرہ نے حضرت مجاہد سے۔ اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۲) اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو عمرو بن مرّہ سے روایت کیا۔ اور انھوں نے سعید بن جُبیر کے واسطہ سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۳) اور ایوب و ابن جُریج دونوں نے اس حدیث کو عکرمہ بن خالد سے روایت کیا۔ اور انھوں نے بواسطہ سعید بن جُبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴) اور ابن جُریج نے اس حدیث کو عبدالحمید بن رافع سے بھی روایت کیا۔ اور انھوں نے عطا کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۵) اور اعمش نے اس حدیث کو مالک بن حارث سے روایت کیا۔ اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (۶) اور اس حدیث کو ابن جُریج نے عمرو بن دینار سے بھی روایت کیا اور انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا۔ اور ان سب نے تین طلاقوں کے

بارے میں فرمایا کہ حضرت ابن عباس نے ان کو تین برقرار رکھا انھیں ایک طلاق نہیں ٹھہرایا (ابوداؤد شریف ص ۲۹۹)

اور حضرت نافع بن عجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ

إِنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُّ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُّ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میرے دادا رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو بتہ طلاق دی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں عرض کیا اور کہا قسم خدا کی میں نے صرف ایک طلاق کی نیت کی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا تم نے ایک ہی طلاق کی نیت کی ہے؟ رکانہ نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر حلالہ اس عورت کو حضرت رکانہ کی طرف لوٹا دیا۔ (ابوداؤد شریف ص ۳۰۰)

اس حدیث شریف سے کھلم کھلا ظاہر ہوا کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے کہ میں نے تین طلاق کی نیت کی ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تینوں طلاق کا حکم فرماتے۔ ورنہ ایک طلاق کی نیت پر قسم لینے کا کوئی معنیٰ نہیں ہوگا۔

اور حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا

قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدِّثِيْنِيْ

میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عَنْ طَلَاقِكِ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ إِلَى الْيَمَنِ فَأَجَازَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا کہ اپنی طلاق کا واقعہ مجھ سے بیان کریں تو انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے یمن جاتے ہوئے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں کو برقرار رکھا (ابن ماجہ ص ۱۴۷)

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ ایک دم تین طلاقیں دینے سے سب پڑجاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ بنت قیس کے لئے تینوں طلاقیں ثابت نہ فرماتے۔

اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ أَلْفًا فَقَالَ تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدَعُ تِسْعَ مِائَةٍ وَسَبْعَةً وَتِسْعِيْنَ۔

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تین لے لو اور نو سو ستانوے چھوڑ دو (سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷ ص ۳۳۷)

اس حدیث شریف سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فتویٰ واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ اگر کوئی ایک دم تین طلاقوں سے زیادہ دیدے تو تین طلاقیں اکٹھی پڑجائیں گی اور باقی لغو ہوجائیں گی۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس بات میں مہلت تھی اب اس میں لوگ جلدی کرتے ہیں تو بہتر

فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ ۔ ہے کہ ہم اس کو ان پر نافذ کردیں۔ تو آپ نے ان پر اس کو نافذ کردیا (مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۸)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنا دیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہونگی

شارح مسلم حضرت علامہ امام نووی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاهِيْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ۔

جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق، تو حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل اور سلف و خلف کے جمہور عالموں نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی (مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۸)

لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط، بیہقی، ابن ... اور ابوداؤد شریف کی اوپر والی ساری حدیثیں غلط، چاروں ائمہ مجتہدین اور سلف و خلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں سب پڑ جائیں گی جس پر بہت سے بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط اس کے بارے میں نواسۂ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صحابۂ کرام کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق اعظم کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط اور صحابہ کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہونا سب غلط۔ البتہ ابن تیمیہ جو کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے ـــ یعنی غیر مقلدوں کے نزدیک

حضرت عمر اور دیگر صحابۂ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن تیمیہ نے سمجھا۔ نعوذ باللہ من ذلک عہ

ابن تیمیہ کون؟

ابن تیمیہ جو ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۲۸ھ میں فوت ہوا، وہ شخص ہے جس کو غیر مقلدین اپنا امام تسلیم کرتے ہیں، مگر وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ اس نے بہت سے مسائل میں علمائے حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں۔ اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

جیسا کہ عارف باللہ حضرت علامہ شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

ابن تيمية من الحنابلة وقد رد عليه ائمة مذهبه حتى قال العلماء انه الضال المضل۔

ابن تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا، حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے یہاں تک کہ علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے (تفسیر صاوی جلد اول ص ۹۶)

اور خاتم الفقہاء والمحدثین حضرت علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

انه خالف الناس في مسائل نبه عليها التاج السبكي وغيره

ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں علمائے حق کی مخالفت کی ہے جس کی نشاندہی حضرت

عہ غیر مقلد تین طلاق سے ایک ہی پڑنے کی جو دلیلیں پیش کرتے ہیں ان کا ٹھوس جواب جاننے کے لئے جاء الحق وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

فمما خرق فيه الاجماع قوله ان
طلاق الحائض لا يقع وكذا الطلاق
في طهر جامع فيه وان الصلاة
اذا تركت عمدا لا يجوز قضاؤها
وان الحائض يباح لها الطواف
بالبيت ولا كفارة عليها۔ وان
الطلاق الثلاث يرد الى واحدة۔
وان المائعات لا تنجس بموت
حيوان فيها كالفارة وان الجنب
يصلي تطوعه بالليل ولا يؤخره
الى ان يغتسل قبل الفجر وان
كان بالبلد وان مخالف الاجماع
لا يكفر ولا يفسق وان ربنا محل
الحوادث۔ وقوله بالجسمية و
الجهة والانتقال وانه بقدر
العرش لا اصغر ولا اكبر۔ وقال
ان النار تفنى وان الانبياء غير
معصومين وان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا
جاه له ولا يتوسل به وان
انشاء السفر اليه بسبب الزيارة

تاج الدین سبکی وغیرہ نے کی ہے۔ تو جن مسائل
میں اس نے خرق اجماع کیا ہے ان میں سے چند
یہ ہیں ——— حالت حیض میں اور جس طہر
میں ہمبستری کی ہے طلاق نہیں واقع ہوتی اور
نماز اگر قصداً چھوڑ دی جائے تو اس کی قضا
نہیں۔ اور حالت حیض میں بیت اللہ شریف کا
طواف کرنا جائز ہے۔ اور کوئی کفارہ نہیں۔ اور
تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ اور تیل
وغیرہ پتلی چیزیں چوہا وغیرہ کے مرنے سے نجس
نہیں ہوتیں۔ اور بعد ہمبستری غسل کرنے سے
پہلے رات میں نفل نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ شہر
میں ہو۔ اور جو شخص اجماع امت کی مخالفت کرے
اسے کافر و فاسق نہیں قرار دیا جائے گا۔ اور
خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ کے جسم ہونے اور اس کے لئے جہت اور
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا قائل ہے
اور کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ بالکل عرش کے برابر
ہے نہ اس سے چھوٹا ہے نہ بڑا۔
اور یہ بھی کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور
یہ بھی کہتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام معصوم
نہیں ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی

بية لا تقصر الصلاة فيه و
حرم ذلك يوم الحاجة ماسة
شفاعته اھ تلخيصا۔

مرتبہ نہیں ہے۔ ان کو وسیلہ بنایا جائے اور حضور
علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا
گناہ ہے۔ ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں۔ جو
شخص ایسا کرے گا وہ حضور کی شفاعت سے محروم
رہے گا۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۱۶)

اور تحریر فرماتے ہیں۔

تيمية خذله واضله واعماه
مه واذله۔ وبذلك صرح
مة الذين بينوا فساد احواله
ب اقواله ومن اراد ذلك
يه بمطالعة كلام الامام
جتهد المتفق على امامته
لته وبلوغ مرتبة الاجتهاد
لحسن السبكي وولد التاج
شيخ الامام العز بن جماعة
ل عصرهم وغيرهم من
افعية والمالكية والحنفية۔
يقصر اعتراضه على متاخري
وفية بل اعترض على مثل
وبن الخطاب وعلي بن
طالب رضي الله تعالى

ابن تیمیہ ایسا شخص ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اسے
نامراد کر دیا اور گمراہ فرما دیا اور اس کی بصارت و سماعت
کو سلب فرما لیا۔ اور اس کو ذلت کے گڈھے میں
گرا دیا۔ اور ان باتوں کی تصریح ان اماموں نے فرمائی
ہے جنھوں نے اس کے احوال کے فساد اور اس کے
اقوال کے جھوٹ کا پول کھولا ہے۔
جو شخص ان باتوں کا تفصیلی علم حاصل کرنا چاہے
اسے لازم ہے کہ وہ اس امام کے کلام کا مطالعہ کرے
جن کی امامت و جلالت پر سب علمائے کرام کا اتفاق
ہے۔ اور جو مرتبۂ اجتہاد پر فائز ہیں یعنی حضرت
ابوالحسن سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ اور حضرت تاج الدین
سبکی کے فرزند۔ اور حضرت شیخ امام عز الدین بن جماعہ
اور ان کے ہم عصر شافعی، مالکی اور حنفی علماء کی کتابوں
کو پڑھے ——— اور ابن تیمیہ کے اعتراضات
فقط متاخرین صوفیہ ہی پر نہیں بلکہ وہ تو اس قدر

عنهما. والحاصل ان لا يقام لكلامه وزن بل يرمى فى كل وعر وحزن ويعتقد فيه انه مبتدع ضال ومضل جاهل غال. عامله الله بعدله واجارنا من مثل طريقته وعقيدته وفعله. امين۔

حد سے بڑھ گیا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب
امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہما جیسی مقدس ذاتوں کو بھی اپنے اعتراضات کا نشانہ
خلاصہ یہ کہ ابن تیمیہ کی بکواسوں کا کوئی وزن
نہیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ گڈھوں اور کنوؤں
میں پھینک دی جائیں۔ اور ابن تیمیہ کے بارے
یہی عقیدہ رکھا جائے کہ وہ بدمذہب گمراہ اور
کو گمراہ کرنے والا جاہل اور حد سے تجاوز کرنے
ہے۔ خدائے تعالیٰ اس سے انتقام لے اور ہم
لوگوں کو اس کی راہ اور اس کے عقیدوں سے
پناہ میں رکھے۔ آمین (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۱۴)

اور آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبد اللہ بن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

حكاية الفقيه ذى اللوثة۔ — ایک جنونی عالم کا بیان

پھر لکھتے ہیں۔

يتكلم فى الفنون الا ان فى عقله شيئاً (رحلة ابن بطوطة مطبع دار بيروت ص ۹۵ ومطبع خيريه ص ۹۹)

گو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت کاملہ
لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آگیا تھا (ترجمہ رئیس
جعفری ندوی ص ۱۲۶ مطبوعہ ادارہ دین اسلام

دماغ میں خرابی اور فتور ہی کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بناڈالا تو اہل

وجماعت حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علما نے اس کا رد کیا اور اسے گمراہ و گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کرلی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنالیا۔

دعا ہے کہ خدائے عز وجل ابن تیمیہ اور اس کی پیروی کرنے والے غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین بحرمة النبى الكريم عليه وعلى اله افضل الصلوات واكمل التسليم۔

غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز عه

۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک رام چندر اور لچھمن اور کرشن نبی ہیں جو ہندوؤں میں مشہور ہیں۔ اسی طرح فارسیوں میں زرتشت۔ اور چین و جاپان والوں میں کنفیوس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثاغورس یونانیوں میں۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کرسکتے۔ یہ انبیاء صلحا تھے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۴۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد و عرف الجادی ص ۲۴۷ مؤلفہ نور الحسن خاں غیر مقلد)

۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے

عه اس باب کے سارے مضامین و حوالے دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری کی تصنیف قطع الوتین سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں ۱۲ منہ

نکاح کرسکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو (ظفر اللاضی ص۱۴۱ و ص۱۴۲ نواب صاحب غیر مقلد کی و عرف الجادی ص۱۱۵)

۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (بدور الاہلہ ص۲۴۳ مؤلفہ نواب صاحب مذکور)

۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مر گیا اور میتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص۲۲۴)

۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے۔ (بدور الاہلہ ص۱۵،۱۶)

۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص۲۲ و بدور الاہلہ ص۱۸ و عرف الجادی ص۱۰)

۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مالِ تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے (بدور الاہلہ ص۱۰۲ و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح رسالہ شوکانی)

۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سود لینا جائز ہے (دلیل الطالب، عرف الجادی، البنیان المرصوص، بدور الاہلہ وغیرہا)

۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کئے قرآن شریف کو چھونا اٹھانا، رکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص۲۵۲، عرف الجادی، البنیان المرصوص)

۱۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدور الاہلہ ص۱۰۱)

۱۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۵، دلیل الطالب ص۴۰۴، عرف الجادی ص۲۴۵)

۱۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سود نہیں ہوتا جس طرح چاہے بیچے خریدے کمی زیادتی ہر طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص۵۰۷)

۱۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے۔ (بدور الاہلہ ص۱۵ و دیگر کتب بالا)

۱۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۷۱)

۱۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۲۵۶، دلیل الطالب ص۴۳۴ و ص۴۳۵)

۱۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔ اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل الطالب ص۲۵۰)

۱۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۴)

۱۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک دریا کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب حلال ہیں مگر طافی (بدور الاہلہ ص۳۳۲ و عرف الجادی ص۲۴۷)

۲۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۲۵۴)

۲۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے، وہ شخص اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو (عرف الجادی ص۱۱۳)

۲۲۔ غیر مقلدوں کے نزدیک مشت زنی کرنی۔ یا اور کسی چیز سے منی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو۔ اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو واجب و مستحب ہوتا ہے (عرف الجادی ص۲۱۴)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بدور الاہلہ ص۳۴۱)

۲۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں (عرف الجادی ص۲۵۵)

۲۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ نجاست پاخانہ و پیشاب ہو یا اور کوئی ہو۔ ہاں رنگ و بو مزہ ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ص۹)

۲۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور وہ گنہگار ہے۔ (بدور الاہلہ ص۳۸)

۲۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (دستور المتقی)

۲۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک سر منڈانا خلاف سنت اور خارجیوں کی علامت ہے۔ (البنیان المرصوص ص۱۶۹)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (البنیان المرصوص ص۱۷۳)

۳۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز بغیر تمام ستر کے چھپائے ہوئے صحیح ہے تنہا ہو یا دوسری عورتوں کے ساتھ ہو یا اپنے شوہر کے ساتھ ہو یا دوسرے محارم کے ساتھ ہو غرض ہر طرح صحیح ہے زیادہ سے زیادہ سر کو چھپا لے (بدور الاہلہ ص۳۹)

۳۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط ہیں۔ اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی عذر کے قصداً نماز پڑھ لی تو اس نماز صحیح ہو جاتی ہے (دلیل الطالب ص۲۶۴، عرف الجادی ص۲۲، بدور الاہلہ ص۳۹)

۳۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دستور المتقی ص۲۹)

۳۳۔ رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قصداً کھا پی لیا تو غیر مقلدوں نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور المتقی ص۱۰۳)

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص ازواج مطہرات کے ے میں وارد ہوئی ہے۔ امت کی عورتوں کے واسطے نہیں ہے —— بنیان المرصوص ص۱۶۸)

۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک سیاہی (خارپشت) کھانا جائز ہے حرمت کی یت ثابت نہیں (بدور الاہلہ ص۳۵۱ و عرف الجادی ص۲۴۳)

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی ھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجادی ص۲۲۹)

۳۷۔ نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے —— رف الجادی ص۳۸)

۳۸۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں جو شخص نکاح یا خوشی کی رسوں ں باجے بجوائے اس کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت و تعصب ہے (اسرار اللغۃ ہشتم ص۶۱)

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک حالت حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی وضۂ ندیہ ص۲۱۱)

۴۰ - شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں
غلطی کی ہے (فتاویٰ حدیثیہ ص۸۷)

۴۱ - غیر مقلدین کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذا
دینی چاہئے (اسرار اللغت پارہ دہم ص۱۱۹)

۴۲ - غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کمایا اور اس کے
اس نے توبہ کر لی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک
ہو جاتا ہے (دیکھو فتویٰ مولوی عبداللہ غازی پور۔ مورخہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۰۹)

۴۳ - غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں خلفاء کا ذکر کرنا بدعت ہے
(ہدیۃ المہدی ص۱۱۰)

۴۴ - غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸)

۴۵ - غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے لواطت کر
یعنی پیچھے کے مقام میں ہمبستری کرے اس کو منع نہیں کرنا چاہئے کیو
مسئلہ مختلف فیہا ہے (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸)

۴۶ - غیر مقلدین کے نزدیک گانے اور مزامیر سے لوگوں کو منع نہیں کر
چاہئے (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸)

۴۷ - غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال حجت نہ
ہیں - (ہدیۃ المہدی ص۲۱۱)

غیر مقلدوں کے چالیس فریب

کتاب حقیقۃ الفقہ تصنیف غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری جو دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد کی تصحیح اور اضافہ کے بعد ادارہ دعوت الاسلام مومن پورہ بمبئی سے شائع ہوئی ہے۔ وہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور انھیں غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے شروع سے آخر تک پوری کتاب فریب سے بھری ہوئی ہے۔ ہم اس مقام پر اس کتاب کے صرف چالیس فریب نقل کرتے ہیں۔

(۱) حقیقۃ الفقہ ص۲۹ پر حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں سے شمار کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان غیر مقلدوں کے اس فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صریح غلط اور افترا بر افترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ ھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ۔ وہ بعض حنفی ہیں۔ اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر۔ آخر یہ تو قطعاً معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے۔ جیسے زمخشری صاحب کشاف و عبدالجبار و مطرزی صاحب مغرب و زاہدی صاحب قنیہ و حاوی و مجتبیٰ پھر اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا؟ ——— بعض شافعیہ زیدی رافضی

ہیں۔ اس سے شافعیہ و شافعیت پر کیا الزام آیا؟ ـــــ نجد کے
وہابی سب حنبلی ہیں۔ پھر اس سے حنبلیہ و حنبلیت پر کیا الزام آیا؟ ـــــ
جانے دو رافضی، خارجی، معتزلی، وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام
کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ۔ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا؟
(فتاوی رضویہ جلد نہم ص ۲۸)

خلاصہ یہ کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے صرف بعض حنفیوں کو گمراہ فرمایا ہے جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی تقلید کرتے تھے اور غلط عقیدہ رکھتے تھے۔ جیسے کہ آج کل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم کی پیروی کرنے کے سبب حنفی کہلاتے ہیں اور غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ و بد مذہب ہیں۔

(۲) اور ص ۱۹۰ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ فتاوی عالمگیری میں ہرگز نہیں ہے۔

(۳) اور پھر اسی کتاب کے ص ۹۳ پر ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہوگئی اور عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت غسل لازم ہوگا ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ لہذا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ پڑھیں۔

(۴) اور ص ۱۹۷ پر در مختار کے حوالے سے ہے کہ پیشاب حلال

جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری ہے اس لئے کہ در مختار میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست ہے۔ دیکھئے جلد اول ص ۱۴۰۔ اور جو چیز نجاست ہے وہ نجاست ہرگز نہیں دور کر سکتی۔

(۵) اور ص ۱۹۸ پر فتاوی عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ پاخانہ یا لید لگ کر خشک ہوگئی تو رگڑنے سے پاک ہے ـــــ عالمگیری میں یہ مسئلہ صرف چمڑہ کے موزہ کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے الخف اذا اصابته النجاسة ان كانت متجسدة كالعذرة والروث والمنى يطهر بالحت اذا يبست (جلد اول ص ۴۱)
لہذا غیر مقلدوں کا اسے مطلق لکھنا کہ ہر چیز میں پاخانہ یا لید لگے تو یہی حکم ہے یہ بھی ان کا فریب ہے۔

(۶) اور ص ۲۰۲ پر در مختار کے حوالہ سے ہے کہ سوّر نجس العین نہیں ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا افترا و بہتان اور حنفی مذہب سے عوام کو بھڑکا کر غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے کھلا ہوا فریب ہے۔ یہ مسئلہ در مختار میں ہرگز نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے کہ سور نجس العین ہے فنجعل لعنة الله على الكذبين۔

(۷) اور ص ۲۰۳ پر منیۃ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے اس لئے کہ منیۃ المصلی میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کے ص ۶۶ پر یہ ہے کہ سور اور آدمی کے علاوہ ہر چیز کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے كل اهاب دبغ فقد

طہر جازت الصلاۃ معہ الاجلد الخنزیر و الآدمی۔

(۸) اور صـ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ سوّر یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ جھوٹوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے صاحب ہدایہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

(۹) اور صـ۲۴ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلم کھلا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں اس طرح مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے صـ۴۴ پر یوں ہے لا یجوز المسح علی العمامۃ۔ یعنی عمامہ پر مسح جائز نہیں۔

(۱۰) اور صـ۲۰۵ پر درمختار کے حوالہ سے ہے کہ نماز جنازہ وعید کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس لئے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ پانی ہوتے ہوئے ہر صورت میں نماز جنازہ وعید کے لئے تیمم جائز ہے۔ حالانکہ پانی ہوتے ہوئے نماز جنازہ وعید کے واسطے صرف اس صورت میں تیمم جائز ہے جب کہ وضو یا غسل کرنے میں ان کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ جلد اول صـ۱۶۱ پر درمختار کی اصل عبارت یہ ہے۔ جاز لخوف فوت صلاۃ جنازۃ او فوت عید بفراغ امام او زوال شمس اھ ملخصًا۔

(۱۱) اور صـ۲۰۵ پر درمختار، ہدایہ، قدوری، اور منیۃ المصلی کے حوالے سے ہے کہ بجائے اللہ اکبر۔ اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا جائز ہے ـــــ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اس لئے کہ مذکورہ

چار کتابوں میں سے کسی میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اور اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جب کہ اکبار کبر کی جمع ہے جس کا معنی ہے ڈھول۔ اور وہ یا تو حیض کا نام ہے یا شیطان کا (دیکھئے شامی جلد اول صـ۳۰۴ اور منیۃ المصلی صـ۱۱۲ میں ہے ان قال اللہ اکبار لا یصیر شارعا و ان قال فی خلال الصلاۃ تفسد صلاتہ لانہ اسم الشیطان۔ یعنی اگر ابتدا میں اللہ اکبار کہا تو نماز شروع نہ ہوگی اور اگر درمیان میں اس طرح کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اکبار شیطان کا نام ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام و الزام اور کھلا ہوا فریب ہے۔

(۱۲) اور صـ۲۰۷ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ امام قرارت شروع کرے تو مقتدی سبحانک اللھم پڑھ لے ـــــ فتاوی عالمگیری میں یوں ہے کہ جب امام آہستہ قرارت کرتا ہو تو مقتدی ثنا پڑھ لے اور جب وہ بلند آواز سے قرارت کرے تو نہ پڑھے (دیکھئے جلد اول صـ۸۵) لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۱۳) اور صـ۲۱۱ پر درمختار اور ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ـــــ حنفی عوام کو بہکانے کے لئے یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے فنجعل لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

(۱۴) اور صـ۲۱۲ پر مالا بد منہ کے حوالہ سے ہے کہ لکھے ہوئے پر نظر کی اور اس کے معنی دریافت کئے تو نماز فاسد نہ ہوئی ـــــ

فارسی زبان میں دریافت کا معنیٰ ہے سمجھنا۔ مگر اردو میں اس کا معنیٰ ہے پوچھنا۔ تو مالا بد منہ جو فارسی میں ہے اس کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ لکھا ہوا دیکھا اور اس کا معنیٰ سمجھ گیا تو نماز فاسد نہ ہوتی۔ خدائے تعالیٰ ایسے مکاروں کے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین۔

(۱۵) اور صـ۲۱۳ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ سے ثابت ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ یہ ہدایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۱۶) اور پھر صـ۲۱۳ پر در مختار اور عالمگیری وغیرہ کے حوالے سے ہے کہ جمعہ کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر ہو جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کتابوں میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسا شہر ہو جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں بلکہ یہ ہے کہ شہر میں ایسا حاکم ہو جو حدود شرعیہ قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ در مختار جلد اول صـ۵۳۶ میں ہے المصر ھو کل موضع لہ امیر وقاض یقدر علی اقامۃ الحدود۔ اور فتاوٰی عالمگیری جلد اول صـ۱۳۵ میں ہے معنی اقامۃ الحدود القدرۃ علیہا۔

(۱۷) اور صـ۲۱۴ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کسی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ خطبہ ایک تسبیح کے برابر ہو بلکہ یہ ہے کہ دو خطبے ہوں جن میں خدائے تعالیٰ

کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہو، حضور پر درود ہو، کم سے کم ان میں ایک آیت کی تلاوت ہو، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہو، دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا ہو اور خلفائے راشدین وغیرہ کا ذکر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـــــ البتہ شرح وقایہ میں یہ ہے کہ ایک تسبیح کی مقدار خطبہ شرط ہے۔ یعنی اگر کسی نے اتنا بھی خطبہ نہیں پڑھا تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۸) پھر صـ۲۴۸ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں۔ ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام و الزام اور واضح فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۱۹) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۲۰) اور صـ۲۴۹ میں ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ایک مثل کی روایت لائق تصحیح ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۱) پھر اسی صـ۲۴۹ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ صحیح حدیث سے اذان کے کلمے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار ہیں ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۲) پھر صفحہ ۵۰ میں منیۃ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو کعبے کی نیت کرنی جائز نہیں ـــــ منیۃ المصلی میں یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ امام ابو بکر محمد بن حامد نے فرمایا کہ جب منہ کعبہ شریف کی طرف ہو تو کعبہ کی نیت کرنا شرط نہیں۔ اور شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ شرط ہے (دیکھئے منیۃ المصلی صفحہ ۹۹) یعنی جائز نہ ہونا کسی کا قول نہیں ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی کھلی ہوئی مکاری ہے۔

(۲۳) پھر اسی صفحہ ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے ـــــ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۲۴) اور پھر اسی صفحہ ۲۵ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے۔ لہذا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ پڑھیں۔

(۲۵) اور صفحہ ۲۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ حضرت علی کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے۔ باطل ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۲۷) اور صفحہ ۵۲ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۸) پھر اسی صفحہ ۲۵۲ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ یہ شرح وقایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲۹) اور صفحہ ۲۵۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ بھی شرح وقایہ میں نہیں ہے۔

(۳۰) اور صفحہ ۲۵۷ پر ہدایہ، شرح وقایہ اور منیۃ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ وتر ایک رکعت بھی ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ ان کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۱) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۲) پھر اسی صفحہ ۲۵۷ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین وتر کی روایت ضعیف ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں۔

(۳۳) اور صفحہ ۲۵۸ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاء سے ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ

بھی نہیں ہے۔

(۳۴) پھر اسی صفحہ ۲۵۸ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین و عمار بن یاسر و ابی بن کعب و ابو موسیٰ اشعری و ابن عباس و ابو ہریرہ و براء بن عازب و انس و سہل بن سعد و معاویہ و عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اور اسی طرف اکثر صحابہ و تابعین گئے ہیں ـــــــ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے، غیر مقلدوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا ہے۔ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

(۳۵) اور صفحہ ۲۵۹ پر درمختار، ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے ـــــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے۔ انھوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔

(۳۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات کی حدیث صحیح ہے ـــــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۷) اور صفحہ ۲۶۰ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات سنت ہیں اور بیس مستحب ہیں ـــــــ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۳۸) اور صفحہ ۲۶۲ پر ہدایہ و شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے ـــــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں

ہے۔

(۳۹) پھر اسی صفحہ پر قدوری کے حوالہ سے ہے کہ دونوں رکعتوں میں قبل قراءت تکبیرات کہے ـــــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے کیونکہ قدوری میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۴۰) اور اسی کتاب حقیقۃ الفقہ کے صفحہ ۲۷۲ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے ایسے زمانہ میں جب کہ جہالت عالمگیر ہو رہی تھی رسول اللہ کی سنت کو زندہ کیا اور احیائے سنت میں لومۃ لائم کا بالکل خیال نہ کیا۔ آپ کا زہد مشہور ہے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے ایک کامل ماہر تھے ـــــــ حنفی سنیوں کو غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے غیر مقلدوں کا یہ انتہائی خطرناک فریب ہے کہ شرح وقایہ جیسی معتمد کتاب کے حوالہ سے مولوی اسمٰعیل دہلوی جیسے گمراہ و گمراہ گر کی تعریف لکھدی اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب شرح وقایہ مولوی اسمٰعیل کی پیدائش سے تقریباً پانچ سو برس پہلے لکھی گئی تو اس میں ان کا ذکر کیسے آسکتا ہے اور دنیا اتنے بڑے جھوٹ پر ہم کو کتنی لعنت ملامت کرے گی؟ ـــــــ دعا ہے کہ خدائے عزوجل انھیں سچائی نصیب فرمائے اور مذہب حق اہلسنت وجماعت قبول کرنے کی انھیں توفیق رفیق بخشے۔ (آمین)

مُختصر سوانح

حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۵۰ھ)

آپ کا نام نامی نعمان، کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم و امام المسلمین ہے۔ آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

آپ کے دادا مشرف باسلام ہو کر کوفہ شہر میں سکونت پذیر ہوئے وہیں آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے باپ ثابت اپنے بچپن کے زمانے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان کے لئے اور ان کی اولاد میں خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

آپ کے زمانہ مبارکہ میں تقریباً بائیس صحابہ زندہ تھے جن میں سے سات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے خصوصاً حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن اوفی حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع سے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور حضرت انس و حضرت جابر و حضرت واثلہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

حدیث شریف میں آپ کے متعلق بشارت بھی دی گئی ہے جیسا کہ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارت دی ہے جسے ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ۔ یعنی اگر علم ثریا پر پہنچ جائے تو فارس کے جواں مردوں میں سے ایک جواں مرد ضرور اس تک پہنچ جائے گا (تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ اردو ص ۶)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث ہے جس کے اصل الفاظ صحیح بخاری اور مسلم میں یہ ہیں لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ۔ یعنی اگر ایمان ثریا کے نزدیک پہنچ جائے تو مردان فارس اس تک ضرور پہنچ جائیں گے (تبییض الصحیفہ اردو ص ۶)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ معجم طبرانی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ کَانَ الدِّیْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ۔ یعنی اگر دین ثریا میں معلق ہو جائے تو یقیناً مردان فارس کے لوگ لے حاصل کرلیں گے (تبییض الصحیفہ اردو ص ۶)

ان احادیث کریمہ میں "ابنائے فارس" اور "رجال فارس" سے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

آپ نے چار ہزار مشائخ تابعین و تبع تابعین سے حدیث و فقہ حاصل کیا جن میں سے بعض حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق، نافع

مولیٰ ابن عمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن مہران اعمش، طاؤس بن کیسان، عبد اللہ بن دینار، عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ، محمد بن عمرو بن الحسن بن علی المرتضیٰ ولید بن سریع مولیٰ عمر بن الخطاب اور ہشام بن عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ نے تمام علوم میں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات آپ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابو حنیفہ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشینی کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ اس بشارت کے بعد آپ درس و تدریس اور مسائل شرعیہ کے اجتہاد و استنباط میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ آپ کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے ساٹھ شاگردوں کا ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، حسن بن زیاد لؤلؤی، ابو مطیع بلخی، عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، زکریا بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث نخعی، رئیس الصوفیہ داؤد طائی، یوسف بن خالد، اسد بن عمرو اور نوح بن مریم وغیرہم۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسائل کے اجتہاد اور احکام کے استنباط کی مشغولیت کے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا

جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امور خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث کی روایت کا اتفاق کم ہوا۔ مگر اس کے باوجود حضرت امام اعظم کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ مسندیں جمع کی گئی ہیں اور آپ کے شاگردوں کا بر محدثین کے شیوخ میں شمار کئے گئے ہیں۔ جیسے یحییٰ بن معین، وکیع بن جراح، مسعر بن کدام، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو یوسف، احمد بن حنبل۔ اور بالواسطہ اصحاب صحاح ستہ یعنی حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم وغیرہ بھی حضرت امام اعظم کی شاگردی سے باہر نہیں ہو سکتے۔

زرقانی شارح مؤطا نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کی مرویات پانچ سو ہیں۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک ہزار سے کچھ زائد ہیں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو ہیں۔ پانچویں یہ کہ ... سو ستر ساٹھ ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں اور ثبوت میں ابن خلدون کا حوالہ نقل کرتے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ یہ ابن خلدون کا عقیدہ نہیں ہے اور نہ اس کا قول ہے بلکہ اس نے دوسرے کا قول حکایۃً نقل کیا ہے۔ اور اغلب یہ ہے کہ اس نے سبعمائۃ لکھا تھا اور کاتب کی غلطی سے سبعۃ عشر ہو گیا۔ یا ازراہ حسد قصداً ایسا کیا گیا۔ اس لئے کہ بقول حضرت ملا علی قاری حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراسی ہزار مسائل حل فرمائے جن میں سے اڑتیس ہزار مسائل عبادات سے متعلق ہیں اور باقی مسائل

معاملات کے بارے میں ہیں۔

تو اگر آپ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہوتیں تو اتنے زیادہ مسائل آپ ہرگز نہیں حل کر سکتے تھے، نہ علامہ ذہبی شافعی تذکرۃ الحفاظ میں آپ کا ذکر حفاظ حدیث میں کرتے، نہ اکابر علمائے حدیث آپ کو اپنا شیخ بناتے، نہ آپ کے لئے امام کا لقب تسلیم کرتے، نہ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی اور دیگر علمائے سلف آپ کے فضائل ومناقب میں بڑی بڑی کتابیں لکھتے۔

غرضیکہ غیر مقلدوں کا یہ پروپگنڈہ کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں بالکل جھوٹ ہے۔ اسے وہی شخص صحیح مان سکتا ہے جسے آپ کے علم سے حسد ہوگا اور یا تو وہ آپ کے علم سے جاہل ہوگا۔ جو آپ کی مرویات کو دیکھنا چاہے وہ موطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الحج، سیر کبیر اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب الخراج، کتاب الامالی مجد بن زیاد وغیرہا کا مطالعہ کرے۔ ان میں امام اعظم کی روایت کردہ کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔

آپ کی تصنیفات فقہ اکبر، کتاب الوصیۃ، کتاب العالم والمتعلم اور کتاب الفقود وغیرہ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ مزار اقدس بغداد شریف کے خیزراں قبرستان میں زیارت گاہ خاص وعام ہے جس پر سب سے پہلے سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں شاندار گنبد بنوایا اور آپ کے آستانۂ عالیہ پر حنفیوں کے لئے مدرسہ حنفیہ قائم کیا۔ (ماخوذ از تبییض الصحیفہ، خیرات الحسان، حدائق الحنفیہ، مفید المفتی، سوانح امام اعظم)

نماز میں مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کی طرح سینے پر نہیں بلکہ مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

(۱)
حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ (سنن ابو داؤد شریف ص ۲۲۲، ج ۱، مطبوعہ بیروت لبنان)

(۲)
علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کی حالت میں دیکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا ہوا تھا" (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰، ج ۱)

نوٹ: حدیث نمبر ۱، بیروت کے نسخہ میں موجود ہے۔ تحریف فی الدین میں غیر مقلدین کا اعلیٰ مقام دیکھئے کہ پاکستانی نسخہ میں سے اس حدیث شریف کو نکال دیا گیا ہے لیکن الحمد اللہ احناف کی حقانیت کی کھلی روشن دلیل ہے کہ غیر مقلدین ہی کے معتبر و مستند عالم قاضی شوکانی کی کتاب "نیل الاوطار ص ۲۵، ج ۳" میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چیلنج و انعام: اہل حدیث (غیر مقلدین) حضرات کو چیلنج ہے کہ وہ صحاح ستہ سے کم از کم ایک صحیح مرفوع حدیث پیش کریں۔ جس میں یہ ہو کہ قیام میں ہاتھ کو سینے پر باندھا جائے۔ چیلنج کی جانے والی حدیث پیش کرنے والے کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے عرس کی پچیسویں کے صدقے میں (۲۵۰۰۰) ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

کھارادر کراچی۔

نماز میں رفع یدین نہ کرو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

حدیث شریف : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے تکبیر اولیٰ (تحریمہ) کے سوا کہیں ہاتھ نہ اٹھائے۔ (دارقطنی و ابن عدی)

وضاحت : شروع اسلام میں نمازوں میں رفع یدین ہوتا تھا پھر حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا اور صحابہ کرام نے بھی رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا۔

چیلنج و انعام : تمام غیر مقلدین کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک صحیح غیر معارض حدیث پیش کریں جس میں یہ ہو کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ رفع یدین کیا اور اسے کبھی نہیں چھوڑا، "ورنہ رفع یدین کرنا چھوڑ دیں" چیلنج والی حدیث مبارکہ پیش کرنے والے کو خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھٹی شریف کے صدقے میں ٦ لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

کھارادر کراچی نمبر ۲